Regd S. No 1411

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

جلد ۹ | ۹ صلح ۱۳۳۳ھش ۔ ۹ جنوری ۱۹۵۴ء | نمبر ۷

مصر پاکستان کے لئے امریکہ کی مجوزہ فوجی امداد کا مخالف نہیں ہے

مصری سفیر مقیم کراچی ڈاکٹر عبد الرحمٰن عزام کا بیان

کراچی ۸ رجنوری۔ مصری سفیر مقیم کراچی ڈاکٹر عبد الوہاب عزام نے بدھ کے روز یہاں اخبار نویسوں کو بتایا کہ مصر نے پاکستان کو ملنے والی امریکہ کی مجوزہ فوجی امداد کے خلاف آج کے دم تک ایک لفظ بھی نہیں کہا ہے۔ اور نہ ہی انہیں اپنی حکومت کی طرف سے کوئی ایسا مراسلہ موصول ہوا ہے جس میں مجوزہ امداد کی کوئی مخالفت کی گئی ہو۔

ڈاکٹر عبد الوہاب عزام نے ان خیالات کا اظہار اس وقت کیا جب ان کی توجہ بھارتی وزیر اعظم پنڈت جواہر لال نہرو کے اس بیان کی طرف مبذول کرائی گئی جس میں کہا گیا تھا کہ مشرق وسطیٰ کے ممالک نے پاکستان کے لئے امریکہ کی مجوزہ فوجی امداد کی مخالفت کی ہے — انہوں نے ہوائی جہاز کے ذریعہ قاہرہ روانہ ہونے سے قبل اخبار نویسوں کو بتایا کہ انہیں حکومت مصر نے اس لئے طلب کیا ہے۔ تاکہ مصر کی خارجہ پالیسی کے بارے میں بیرونی ملکوں میں کام کرنے والے مصری سفیروں کے تاثرات معلوم کئے جا سکیں۔ آپ نے کہا۔ کہ میں قاہرہ کے دوران قیام میں ایسے ذرائع تلاش کرنے کی کوشش کروں گا کہ جس سے مصر اور پاکستان ایک دوسرے کے اور زیادہ قریب آ سکیں۔ کیونکہ میری ہمیشہ ہی یہ کوشش رہی ہے۔ کہ دونوں ملکوں کے درمیان نئے نئے روابط پیدا ہوں اور انہیں روز بروز مضبوط بنایا جائے۔

مغربی عدن کے زیر حفاظت علاقوں کے انیس ۱۹ حکمرانوں نے وفاق بنانے کا اصول منظور کر لیا۔

لنڈن ۸ رجنوری۔ رائٹر نے خبر دی ہے کہ مغربی عدن کے زیر حفاظت علاقوں کے انیس حکمرانوں نے اپنی تمام ریاستوں کا ایک وفاق بنانے کی تجویز اصولی طور پر منظور کر لی ہے۔ ان تمام حکمرانوں میں سب سے بڑا حکمران سلطان لحج ہے — ادھر یمن نے برطانیہ پر یہ الزام عائد کیا ہے۔ کہ وہ باہمی معاہدے کی خلاف ورزی کر کے یمن کے ایک علاقہ کو اس سے جدا کرنے کی کوشش کر رہا ہے۔

کل لنڈن میں یمن کے سفارت خانے سے ایک اعلان شائع ہوا۔ جس میں کہا گیا ہے کہ برطانیہ ۱۹۳۴ء اور ۱۹۵۱ء کے برطانوی اور یمنی معاہدے کی خلاف ورزی کر رہا ہے۔ اس نے دو متنازعہ فیہ سرحدی علاقوں میں اپنی فوجیں بھیجدی ہیں۔ اور یمن کے ساتھ اپنے تعلقات منقطع کرنے کے لئے قبائلی علاقے کے لوگوں کو ڈرا دھمکا رہا ہے۔

ڈھاکہ میں جلوس نکالنے کی ممانعت

ڈھاکہ ۸ رجنوری۔ ڈھاکہ کے ڈسٹرکٹ مجسٹریٹ نے ڈھاکہ اور نارائن گنج کی حدود میں جلوس نکالنے کی ممانعت کر دی ہے۔

کمیونسٹوں نے قیدیوں کی رہائی کے متعلق اقوام متحدہ کا مطالبہ نامنظور کر دیا

پن من جوم ۸ رجنوری۔ کوریا میں کمیونسٹوں نے اقوام متحدہ کا یہ مطالبہ نامنظور کر دیا ہے کہ غیر جانبدار کمیشن کی تحویل میں جو قیدی اب تک موجود ہیں انہیں اس ماہ کی ۲۲ تاریخ کو رہا کر دیا جائے۔ کمیونسٹوں نے اس بارہ میں اقوام متحدہ کی کمان کو ایک مراسلہ بھیجا ہے۔ جو کل پن من جوم میں موصول ہو گی۔

ادھر صدر سنگمن ری نے جنوبی کوریا کے اعلیٰ افسروں کی ایک کانفرنس بلائی ہے۔ جس میں امریکہ کی آٹھویں فوج کے کمانڈر جنرل ٹیلر کی اس دھمکی پر غور کیا جائے گا۔ کہ اگر جنوبی کوریا نے غیر کمیونسٹ قیدیوں کو ۲۳ رجنوری سے پہلے ہندوستانی فوج سے چھڑانے کی کوشش کی۔ تو اقوام متحدہ جنوبی کوریا کے خلاف کارروائی کرے گی۔

وزیر اعظم لنکا کا دورہ پاکستان

کراچی ۸ رجنوری۔ لنکا میں پاکستان کے ہائی کمشنر حاجی عبد الستار سیٹھ وزیر اعظم لنکا سرجان کوٹلہ والا کے دورۂ پاکستان کے سلسلہ میں انتظامات کرنے کے لئے کراچی پہونچ گئے ہیں۔ سرجان کوٹلہ والا ۱۳ جنوری کو ۲ دن کے دورہ پر کراچی آئیں گے۔

ریاست خیرپور میں لڑکیوں کے لئے پرائمری تعلیم لازمی قرار دی جا رہی ہے

— جلسہ عام میں وزیر اعلیٰ خیرپور کا انکشاف —

خیرپور ۸ رجنوری۔ ریاست خیرپور کے وزیر اعلیٰ سید ممتاز حسن قزلباش نے ایک جلسہ عام میں تقریر کرتے ہوئے کہا کہ ریاست بھر میں لڑکوں کے لئے پرائمری تعلیم لازمی کی جا رہی ہے لڑکوں کے لئے پرائمری تعلیم پہلے ہی سے لازمی قرار دی جا چکی ہے۔ انہوں نے کہا کہ ریاست کی حکومت کی بنیادی پالیسی یہ ہے کہ ریاست کے دیہات کی حالت کو سدھارا جائے۔ آپ نے اپیل کی کہ دیہات کی حالت کو بہتر بنانے کے لئے لوگ رضاکارانہ اپنی خدمات پیش کریں۔

امریکی وزیر خارجہ اور روسی سفیر کی ملاقات عنقریب ہو گی

واشنگٹن ۸ جنوری معلوم ہوا ہے کہ واشنگٹن میں امریکی وزیر خارجہ مسٹر ڈلس اور روسی سفیر کے درمیان عنقریب بات چیت ہو گی۔ جس میں ایٹمی طاقت کو پر امن مقاصد کے لئے استعمال کرنے کے بارہ میں صدر آئزن ہاور کی تجویز پر تبادلہ خیالات کیا جائے گا۔ اور اس بارہ میں چاروں وزرائے خارجہ کی جو بات چیت ہو گی اس کے ابتدائی طریق کار پر بحث ہو گی۔

برطانیہ اور روس کا نیا تجارتی سمجھوتہ

لنکا ۸ رجنوری معلوم ہوا ہے کہ روس برطانیہ کو خام لوہا اور میگنیز فراہم کرنے پر رضامند ہو گیا ہے۔ اور اس بارہ میں دونوں ممالک کے درمیان سمجھوتہ بھی ہو گیا ہے۔ دوسری جنگ عظیم کے بعد یہ پہلا سمجھوتہ ہے۔ جو اس قسم کے سامان کے متعلق دونوں ملکوں میں ہوا ہے۔ برطانیہ اس سامان کی قیمت سٹرلنگ کی صورت میں ادا کرے گا۔ معلوم ہوا ہے۔ کہ اس سامان کی پہلی کھیپ روس سے روانہ بھی ہو چکی ہے۔

پاکستان کو فوجی امداد دینے کے بارہ میں ابھی کوئی فیصلہ نہیں ہوا

واشنگٹن ۸ رجنوری۔ امریکی سینیٹ کی تعلقات خارجہ کی کمیٹی کے صدر مسٹر الیگزنڈر وائلی نے کہا ہے کہ امریکہ نے ابھی تک پاکستان کو فوجی امداد دینے کے بارہ میں کوئی فیصلہ نہیں کیا۔ اس فیصلہ میں سب سے بڑی مشکل ہندوستان کی مخالفت ہے۔

دولت مشترکہ کے وزرائے خزانہ کی کانفرنس آج شروع ہو رہی ہے

سڈنی ۸ جنوری۔ دولت مشترکہ کے وزرائے خزانہ کی کانفرنس آج سڈنی میں شروع ہو رہی ہے۔ اس کانفرنس میں دولت مشترکہ کے ملکوں کے ترقی کے پروگراموں پر بحث کی جائے گی۔

جرمنی کا صلح نامہ تیار کرنے کے لئے کمیشن کا تقرر

برلن ۸ جنوری۔ مشرقی جرمنی کی حکومت نے ایک کمیشن مقرر کیا ہے۔ جو جرمنی کے صلحنامہ کا مسودہ تیار کرے گا۔ دریں اثنا جرمنی میں مقیم تین مغربی طاقتوں کے ہائی کمشنروں نے روسی ہائی کمشنر سے پھر ملاقات کی جس میں چار طاقتی کانفرنس کے انتظامات کی بابت گفتگو کی گئی

یوگوسلاویہ اور اٹلی کے لئے فوجی امداد

بلغراد ۸ رجنوری۔ تین مغربی طاقتوں اور یوگوسلاویہ کے درمیان ایک معاہدہ پایہ تکمیل کو پہونچا ہے۔ جس کی رو سے یوگوسلاویہ کو اقتصادی امداد ۳۰ جون ۱۹۵۴ء تک دی جاتی رہے گی۔ واشنگٹن میں اٹلی کے سفیر نے بھی بیرونی امداد کے ڈائرکٹر مسٹر سٹیسن سے اٹلی کی اقتصادی اور فوجی امداد کے بارہ میں بات چیت کی۔ بعد میں امریکہ کے محکمۂ خارجہ سے ایک اعلان ہوا کہ ۱۹۵۴ء کے پہلے چھ ماہ کے لئے اٹلی کو محدود طور پر اقتصادی امداد دینے کے لئے عنقریب ایک وفد بھیجا جائے گا۔ جو یہ جائزہ لے گا کہ اسے کتنی امداد کی ضرورت ہے۔

عبد القادر پرنٹر و پبلشر نے آرمی پریس میں طبع کرا کر دفتر المصلح بگا رین لین۔ کراچی سے شائع کیا۔

روزنامہ المصلح کراچی

مورخہ ۹ صلح ۱۳۳۲ھش

عالم اسلام

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالےٰ بنصرہ العزیز نے اپنی جلسہ سالانہ کی دوسرے دن کی تقریر میں مسلمانان عالم کے موجودہ مصائب کے متعلق نہایت اہم باتوں پر بھی بحث وتمحیص فرمائی ہے۔ اور بتایا ہے کہ کس طرح آج مسلمان ایک نازک ترین دور میں سے گزر رہے ہیں۔ چنانچہ آپ نے فرمایا (اپنے الفاظ میں)

"اس وقت عالم اسلام نہایت نازک دور میں سے گزر رہا ہے۔ گزشتہ تین سو سال میں مسلمانوں کی یہ حالت رہی ہے۔ کہ وہ تیزی سے نیچے گر رہے تھے۔ لیکن انہیں اپنے انحتنزل کا احساس زیادہ نہیں تھا۔ بلکہ وہ ایک دوسرے کو گرانے میں بھی لذت محسوس کرتے تھے۔ درد اور تکلیف تو ہوتی تھی مگر اس کا احساس کم تھا۔ اس کے بعد یہ دور آیا کہ مسلمانوں کو اپنے تنزل اور خستہ حالی کا احساس ہوا۔ اور ترقی کرنے کا جذبہ پیدا ہوا۔ اس جذبے کے تحت انہوں نے جدوجہد شروع کی۔ کچھ دشمن طاقتوں کے اختلاف اور کچھ اپنے اس جذبہ کی وجہ سے مختلف ممالک میں وہ آزاد تو ہو گئے لیکن آزاد ہو جانے کے باوجود اب تک ان کے باہمی اختلافات دور نہیں ہوئے۔ اور یہ نہایت خطرناک امر ہے۔ اس لحاظ سے یہ دور پہلے دور سے بھی زیادہ خطرناک ہے۔ کیونکہ پہلے تو انہیں اپنی حالت کا علم نہ تھا۔ اس لئے وہ اصلاح سے غافل تھے لیکن اب اپنی حالت کو محسوس کرنے کے باوجود وہ اپنی اصلاح پر قادر نہیں ہو رہے۔ پھر ان کی مشکلات کچھ اس نوعیت کی ہیں۔ کہ ان کو حل کرنے کی جو راہ بھی تجویز کی جائے وہ خطرات سے خالی نہیں۔ مثلاً مصر میں سویز کا جھگڑا ہے۔ انگریز وہاں اس لئے رہنا چاہتا ہے۔ کہ مشرق وسطیٰ میں روس کے حملہ کا دفاع کیا جا سکے۔ اگر یہ دفاع کمزور ہو جائے تو روس اپنے ارادہ میں کامیاب ہو جائے۔ تو اس کے نتیجہ میں کمیونزم وہاں پر پھیلے گا۔ اور ایک مسلمان طبعی طور پر چونکہ کمیونزم کا مخالف ہے۔ اس لئے وہ کبھی اس کو پسند نہیں کرے گا۔ لیکن دوسری طرف اس امر سے بھی انکار نہیں کیا جا سکتا کہ ہر مسلمان مصر کو آزاد دیکھنا چاہتا ہے۔ اگر غیر ملکی فوجیں موجود رہیں تو ملکی آزادی کبھی قائم نہیں رہ سکتی۔ پس سویز کے مسئلہ میں ایک طرف روس کا کمیونزم نظر آ رہا ہے۔ دوسری طرف مصر کی آزادی خطرہ میں پڑتی ہوئی نظر آتی ہے۔ گویا مصر کے لئے دونوں طرف ہی بلائیں ہیں"

حضور نے مصر کی مثال دے کر یہ واضح فرمایا ہے کہ مسلمانان عالم کے مصائب ایسے پیچیدہ اور لاینحل سے بن گئے ہوئے ہیں کہ جب تک مسلمان اقوام متحد ہو کر ایک نئے جوش اور عزم کے ساتھ قربانیاں نہ کریں گے۔ ان کے مصائب دور نہیں ہو سکتے۔ مسلمان اقوام مادی طاقت کے لحاظ سے اتنے کمزور ہو چکے ہیں کہ نہ تو تنہا روس جیسی طاقتور حکومت سے لڑ سکتے ہیں۔ اور نہ وہ طاقت سے برطانیہ کو نہر سویز سے نکال سکتے ہیں۔ البتہ اگر مصر اور دیگر اسلامی ممالک عزم بالجزم کر لیں کہ وہ اسلامی دنیا کو ہر قسم کی محکومیت سے آزاد رکھیں گے۔ اور اتحاد اور پوری ہمت و مردانگی سے کام لیں۔ تو دشمنوں کی مادی طاقت کی زیادتی ان کے ارادوں کے سامنے کچھ نہیں کر سکتی

حضور نے مصری تنازعہ کے علاوہ فلسطین میں حکومت اسرائیل کے قیام کے خطرات بھی واضح فرمائے اور بتایا (اپنے الفاظ میں)

"اسی طرح فلسطین کا جھگڑا ہے یہ سویز سے بھی زیادہ خطرناک ہے۔ کیونکہ فلسطین مدفن رسول (صلے اللہ علیہ وسلم) سے بہت قریب ہے، اور فلسطین کی بدبخت حکومت کسی بھی وقت اپنی بدنیتی سے ارض پاک کے لئے خطرہ پیدا کر سکتی ہے۔ اور یہود چونکہ مالدار قوم ہے اس لئے بڑی طاقتیں غلاموں کی طرح اس کی تائید کرتی ہوئی نظر آتی ہیں۔

قرآن مجید کہتا ہے کہ یہود مسلمانوں کے سب سے بڑے دشمن ہیں۔ لیکن افسوس کہ مسلمان پھر بھی غافل ہیں۔ اسلامی ممالک میں ان کے مقابلہ کے لئے کوئی یکجہتی موجود نہیں۔ وہ کسی موقعہ پر بھی اکٹھے ہو کر نہیں لڑے۔ اگر ایک عرب حکومت کی سرحد پر یہود نے حملہ کیا۔ تو باقی اسلامی حکومتوں نے محض قرارداد پاس کرنے کو ہی کافی سمجھا۔ حالانکہ چاہیئے یہ تھا کہ وہ اس حملہ کو خود اپنے اوپر حملہ تصور کرتے۔ اور متحد ہو کر ان کا مقابلہ کرتے۔ پس فلسطین کا معاملہ بھی نہایت تکلیف دہ معاملہ بن چکا ہے۔

اسی طرح حضور نے لیبیا۔ عراق اور ایران کے معاملات اور انڈونیشیا اور پاکستان کی حالت کا ذکر فرمایا اور بتایا کہ ان اسلامی ممالک کی کیا کیا کمزوریاں ہیں۔

"انڈونیشیا کا ملک اپنی جائے وقوع اور اہمیت کے لحاظ سے مسلمانوں کا ایک بڑا ابھار موجب ہے۔ وہاں پر مذہبی تعصب بھی بہت کم ہے۔ لیکن افسوس کہ یہ ملک بھی خانہ جنگی میں مبتلا ہونے کی وجہ سے اپنی طاقت کو کمزور کر رہا ہے۔

آخر میں حضور نے پاکستان کا ذکر فرمایا۔ حضور نے فرمایا کہ (اپنے الفاظ میں)

قریباً یہی حالت پاکستان کی ہے۔ یہاں پر علاوہ دیگر امور کے اقتصادی مسئلہ بھی بہت نازک صورت اختیار کر گیا ہے۔ ہمارے ملک کی اقتصادی حالت اتنی خراب ہے۔ کہ اس کی اصلاح کے لئے بہت بڑی اجتماعی قربانی کی ضرورت ہے۔ جب تک ہم ملکی مصنوعات کو یا نیم ملکی مصنوعات کو تکلیف اٹھا کر بھی رائج نہ کریں گے۔ اس وقت تک ہماری اقتصادی حالت سدھر نہیں سکتی۔ دوسرے ملکوں میں جب مصیبت آتی ہے۔ تو سب لوگ اجتماعی طور پر قربانی کے لئے آمادہ ہو جاتے ہیں۔ مگر ہمارے ہاں عوام کو اس مصیبت کا احساس تک نہیں۔ وہ آج بھی یہی کہتے ہیں کہ ہم وہی کھائیں گے۔ جو پہلے کھایا کرتے تھے۔ اور وہی پہنیں گے جو پہلے پہنا کرتے تھے۔ ادھر سیاسی پارٹیاں ایک دوسرے کی تذلیل کے لئے ایسے وعدہ کر لیا کرتی ہیں۔ جو پورے نہیں کئے جا سکتے۔ نتیجہ یہ ہوتا ہے کہ عوام غلط امیدیں قائم کر لیتے ہیں۔ اور کوئی مستحکم حکومت قائم نہیں ہو سکتی۔

سب سے بڑا سبب کمزوری کا وسیع پیمانے پر بری باتوں کی اشاعت اور ہر نقص اور کمزوری کا الزام حکومت کو دینے کی عادت ہے۔ اسلام کی تعلیم یہ ہے کہ اگر زید چوری کرے تو کہو کہ زید نے چوری کی۔ بلکہ بر سر عام ایسا کہنے پر بھی اسلام پابندیاں لگاتا ہے۔ مگر ہماری یہ حالت ہے کہ اگر ایک شخص رشوت لیتا ہے۔ تو بدنام پورے ملک کو کیا جاتا ہے۔ نتیجہ یہ ہوتا ہے کہ جب نوجوانوں کے کانوں میں بار بار یہ پڑتا ہے کہ فلاں وزیر بے ایمان ہے۔ فلاں افسر بھی بے ایمان ہے۔ تو وہ کہتا ہے کہ اگر باقی سب ایسا کرتے ہیں تو میں کیوں نہ ایسا کروں۔ چنانچہ وہ بھی انہی عیوب میں مبتلا ہو جاتا ہے۔ اور اس طرح قومی اخلاق تباہ ہو رہے ہیں۔

اس سے معلوم ہو سکتا ہے کہ پاکستان کی بہبودی اور بہتری کے متعلق حضور کو کس قدر خیال ہے۔ آپ نے جماعت کو تلقین فرمائی ہے کہ وہ ہر طرح سے اپنے وطن کی خیر خواہی کریں۔ اور اس کے استحکام کے لئے نہ صرف ہر طرح کی قربانیاں کریں۔ بلکہ رب العزت کے حضور پاکستان اور تمام عالم اسلام کے لئے دعائیں بھی کریں۔ چنانچہ حضور نے فرمایا (اپنے الفاظ میں)

"یہ تمام امور بتاتے ہیں کہ مسلمان اس وقت ایک نہایت خطرناک دور میں سے گزر رہے ہیں ایسا خطرناک دور کہ اس کا احساس کر کے ہی رونگٹے کھڑے ہو جاتے ہیں۔ لیکن ان امور کو حل کرنا بظاہر ہمارے اختیار میں نہیں ہے۔ جن امور کو ہم حل نہیں کر سکتے۔ ان کے لئے دعا کا ہتھیار موجود ہے۔ اس لئے ہر احمدی سے میں یہ امید کرتا ہوں۔ کہ وہ اسلامی ممالک کے ان پیچیدہ مسائل کے لئے بالعموم اور پاکستان کی مشکلات کے لئے بالخصوص دعائیں کرے تا اللہ تعالےٰ ان مشکلات کو دور فرمائے۔" (باقی)

الشرکۃ الاسلامیہ کے حصص خریدنے والوں کی خدمت میں گزارش

جن احباب نے الشرکۃ الاسلامیہ کے حصص خریدے ہیں۔ اگر ان میں سے کوئی صاحب ایسے ہیں جنہیں ان کی ادا کردہ رقوم کی رسید نہیں ملی۔ تو وہ دفتر ہذا کو لکھ کر رسید حاصل کر لیں۔ مکرم مولوی ظہور حسین صاحب مولوی محمد اسمٰعیل صاحب دیالگڑھی اور مولوی محمد عطاء اللہ صاحب نے جو رسیدات جاری کی ہیں۔ وہ دفتر ہذا کی رسیدات سمجھی جائیں۔ ابتداء میں الگ رسیدات طبع نہیں ہوئی تھیں۔ اس لئے جس دوست کو رسید نہ ملی ہو۔ وہ اب دفتر میں اطلاع دے کر حاصل فرمائیں۔ نیز اس دفتر کو الشرکۃ الاسلامیہ" ہی کے متعلق تحریر فرمائیں۔ دی اورینٹل اینڈ ریلجس پبلشنگ کارپوریشن دوسری کمپنی ہے۔ جس کا تعلق تحریکات جدید سے ہے۔

(انچارج صیغہ تالیف وتصنیف صدر انجمن احمدیہ ربوہ)

ذکر حبیب علیہ الصلوٰۃ والسلام

(۱۳)

(از حضرت ڈاکٹر مفتی محمد صادق صاحب ربوہ)

کثرت ازدواج کی اجازت ہے

جنوری ۱۹۰۷ء میں فرمایا۔ کہ بڑی خوش قسمتی یہ ہے۔ کہ انسان کو حقیقی طور پر معلوم ہو جائے۔ کہ خدا ہے۔ جس قدر جرائم معاصی اور غفلت وغیرہ ہوتی ہے۔ ان سب کی جڑ خداشناسی میں نقص ہے۔ اس نقص کی وجہ سے گناہ میں دلیری ہوتی ہے۔ بدی کی طرف رجوع ہوتا ہے۔ اور آخر کار بدچلنی کی وجہ سے مثلاً آتشک کی نوبت آتی ہے۔ پھر اس سے جذام ہوتا ہے جس سے نوبت موت تک پہنچتی ہے۔ حالانکہ بدکار آدمی اگر بدکاری میں لذت حاصل نہ کرے۔ تو خدا اسے کسی اور طریق سے لذت دے دیگا۔ اور اس کے جائز وسائل بہم پہنچا دے گا۔ مثلاً اگر چور چوری کرنا ترک کر دے۔ تو خدا اسے مقدار رزق ایسے طریق سے دے دیگا۔ جو حلال ہوگا۔ اور حرامکار حرامکاری نہ کرے۔ تو خدا تعالیٰ نے اس پر حلال عورتوں کا دروازہ بند نہیں کر دیا۔ اس لیئے بدکاری اور بدنظری سے بچنے کے لئے ہم نے اپنی جماعت کو کثرت ازدواج کی بھی نصیحت کی ہے۔ تقویٰ کے لحاظ سے اگر وہ ایک سے زیادہ بیویاں کرنی چاہیں۔ تو کرلیں۔ مگر خدا کی معصیت کے مرتکب نہ ہوں۔"

پہلی بیوی کے حقوق

فرمایا۔ "میرا تو یہی جی چاہتا ہے۔ کہ میری جماعت کے لوگ کثرت ازدواج کریں۔ اور کثرت اولاد سے جماعت کو بڑھاویں۔ مگر شرط یہ ہے۔ کہ پہلی بیوی کے ساتھ دوسری بیوی کی نسبت زیادہ اچھا سلوک کریں۔ تاکہ اسے تکلیف نہ ہو۔ دوسری بیوی پہلی بیوی کو اس لیئے ناگوار معلوم ہوتی ہے۔ کہ وہ خیال کرتی ہے۔ کہ میری غور و پرداخت اور حقوق میں کمی کی جائے گی۔ مگر میری جماعت کو اس طرح نہ کرنا چاہیئے۔ اگرچہ عورتیں اس بات سے ناراض ہوتی ہیں۔ مگر میں تو یہی تعلیم دوں گا۔ ہاں یہ شرط ساتھ رہے گی۔ کہ پہلی بیوی کی غور و پرداخت اور اس کے حقوق دوسری کی نسبت زیادہ توجہ اور غور سے ادا ہوں۔ اور دوسری کی نسبت پہلی کو زیادہ خوش رکھنے کی کوشش کی جائے۔

درازی عمر کا نسخہ

۱۹۰۷ء میں ایک دفعہ فرمایا۔ "اگر انسان چاہتا ہے۔ کہ لمبی عمر پائے۔ تو اپنا کچھ وقت اخلاص کے ساتھ دین کے لیئے وقف کرے۔ خدا کے ساتھ معاملہ صاف ہونا چاہیئے۔ وہ دلوں کی نیت کو جانتا ہے۔ درازی عمر کے واسطے یہ مفید ہے۔ کہ انسان دین کا وفادار خادم بن کر کوئی نمایاں کام کرے۔ آج دین کو اس بات کی ضرورت ہے۔ کہ کوئی اس کلیئے۔ اور اسکی خدمت کرے۔

تاکیدی نماز

۱۹۰۷ء فرمایا۔ نماز خدا کا حق ہے۔ اسے خوب ادا کرو۔ اور خدا کے دشمن سے مداہنہ کی زندگی نہ برتو۔ وفا اور صدق کا خیال رکھو۔ اگر سارا گھر غارت ہوتا ہے۔ تو ہونے دو۔ مگر نماز کو ترک مت کرو۔ وہ کافر اور منافق ہیں۔ جو نماز کو منحوس سمجھتے ہیں۔ ان کے اندر خود زہر ہے۔ جیسے بیمار کو شیرینی کڑوی لگتی ہے۔ ویسے ہی ان کو نماز کا مزا نہیں آتا۔ نماز دین کو درست کرتی ہے۔ نماز کا مزا دنیا کے ہر ایک مزے پر غالب ہے۔ لذات جسمانی کے لئے ہزاروں روپے خرچ ہوتے ہیں۔ اور اس قدر خرچ ہو کر نتیجہ یہ ہوتا ہے۔ کہ انسان بیماریوں میں گرفتار ہوتا ہے مگر نماز ایک مفت کا بہشت ہے۔ جو انسان کو حاصل ہوتا ہے۔ قرآن شریف میں دو جنتوں کا ذکر ہے۔ ایک ان میں سے دنیا کی جنت ہے۔ اور وہ نماز کی لذت ہے۔ نماز خواہ مخواہ کا ٹیکس نہیں ہے۔ بلکہ عبودیت کو ربوبیت سے ایک ابدی تعلق اور کشش ہے۔ اس رشتہ کو قائم رکھنے کے لیے خدا نے نماز بنائی ہے۔ اور اس میں ایک لذت رکھ دی ہے جس سے یہ تعلق قائم رہتا ہے۔ جیسے ایک لڑکے اور لڑکی کی باہمی شادی ہوتی ہے۔ تو اگر ان کے ملاپ میں ایک لذت نہ ہو۔ تو فساد پیدا ہوتا ہے۔ ایسا ہی اگر نماز میں لذت نہ ہو۔ تو وہ رشتہ ٹوٹ جاتا ہے۔ دروازہ بند کر کے دعا کرنی چاہیئے۔ کہ وہ رشتہ قائم رہے۔ اور لذت پیدا ہو۔ جو تعلق عبودیت کا ربوبیت سے ہے۔ وہ بہت گہرا تعلق ہے۔ اور انوار سے پُر ہے۔ جس کی تفصیل نہیں ہو سکتی۔ جب تک یہ لذت حاصل نہیں ہوتی۔ تب تک انسان بہائم ہے۔ اگر دو چار دفعہ بھی لذت محسوس ہو جائے۔ تو اس چاشنی کا حصہ مل گیا۔ لیکن جسے یہ لذت دو چار دفعہ بھی نہ ملے۔ وہ اندھا ہے۔ وصدق اللہ فی القرآن "من کان فی ھذہٖ اعمیٰ فھو فی الاٰخرۃ اعمیٰ و اضل سبیلا۔"

دعا نہ کرنے کا نتیجہ

۱۹ اپریل ۱۹۰۳ء۔ فرمایا۔ "دعا عمدہ شے ہے۔ اگر توفیق دعا ہو۔ تو یہی ذریعہ مغفرت ہو جاتی ہے۔ اور اس کے ذریعے رفتہ رفتہ خدا تعالےٰ مہربان ہو جاتا ہے۔ دعا کے نہ کرنے سے سب سے اول دل پر زنگ چڑھتا ہے۔ پھر قساوت پیدا ہوتی ہے۔ پھر خدا سے اجنبیت پھر عداوت پھر نتیجہ سلب ایمان ہوتا ہے۔

پیشگوئی متعلق کوریا

جب ۱۹۰۴ء میں روس اور جاپان کے درمیان جنگ چھڑی۔ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کو الہام ہوا۔ "ایک مشرقی طاقت اور کوریا کی نازک حالت" اور اس الہام کے مطابق بالآخر جاپان کو فتح حاصل ہوئی۔ اور کوریا میں سے روس کو نکلنا پڑا۔

سید احمد صاحب رحمۃ اللہ علیہ کا رتبہ

حضرت مسیح موعود علیہ السلام فرمایا کرتے تھے۔ کہ سید احمد صاحب کا وجود ہم سے قبل ایسا ہی تھا۔ جیسا کہ عیسیٰ ابن مریم علیہ السلام سے قبل حضرت یحییٰ نبی کا وجود۔ انہوں نے سکھوں سے جہاد کیا۔ اور مسلمانوں کو ان کے مظالم سے بچانے کی کوشش کی۔ مگر انگریزوں کے خلاف انہوں نے کوئی جنگ نہیں کی۔

ترک دنیا

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام فرمایا کرتے تھے کہ "ترک دنیا کے یہ معنے نہیں ہیں۔ کہ انسان سب کام کاج چھوڑ کر گوشہ نشینی اختیار کرے۔ ہم اس بات سے منع نہیں کرتے کہ ملازم اپنی ملازمت کرے۔ تاجر اپنی تجارت میں مصروف رہے۔ اور زمیندار اپنی کاشت کا انتظام کرے۔ لیکن ہم یہ کہتے ہیں کہ انسان کو ایسا ہونا چاہیئے۔ کہ دست در کار و دل بایار۔ انسان خدا تعالےٰ کی رضامندی پر چلے۔ کسی معاملہ میں شریعت کے برخلاف کوئی کام نہ کرے۔ جب خدا مقدم ہو۔ تو اس میں انسان کی نجات ہے۔ دنیا داروں میں مداہنہ کی عادت بہت بڑھ گئی ہے۔ جس مذہب والے سے ملے اسی کی تعریف کر دی۔ خدا تعالےٰ اس سے راضی نہیں۔ صحابہؓ میں بعض بڑے دولت مند تھے۔ اور دنیا کے تمام کاروبار کرتے تھے۔ اور اسلام میں بہت سے بادشاہ گذرے ہیں۔ جو درویش سیرت تھے۔ تخت شاہی پر بیٹھے ہوئے تھے۔ لیکن دل ہر وقت خدا کے ساتھ رہتا تھا۔ مگر آجکل تو لوگوں کا یہ حال ہے۔ کہ جب دنیا کی طرف جھکتے ہیں۔ تو ایسے دنیا کے ہو جاتے ہیں۔ کہ دین پر ہنسی کرتے ہیں۔ نماز پر اعتراض کرتے ہیں۔ اور وضو پر ہنسی اڑاتے ہیں۔ یہ لوگ ساری عمر تو دنیوی علوم کے پڑھنے میں گذار دیتے ہیں۔ اور پھر دین کے معاملات میں رائے زنی کرنے لگتے ہیں۔ حالانکہ انسان کسی مضمون میں عمیق اسرار تب ہی نکال سکتا ہے۔ جب اس کو اس امر کی طرف زیادہ توجہ ہو۔ ان لوگوں کو دین کے متعلق مصالح معارف اور حقائق سے بالکل بے خبری ہے۔ دنیا کی زہریلی ہوا کا ان لوگوں کے دلوں پر زہرناک اثر ہے۔"

محاسبۂ نفس

۲۲ جنوری ۱۸۹۸ء فرمایا۔ اپنے نفس کا محاسبہ کرتے رہو۔ کہ افراط و تفریط میں نہ پڑے۔ تمہارا ہر کام قال اللہ و قال الرسول کے مطابق ہو۔ دیکھو جس کھیت کے گرد باڑ نہ ہو۔ اسے چوروں کا خطرہ رہتا ہے۔ شیطان بھی چور کی مانند طرح طرح کے لباسوں میں آتا ہے۔ اور انسان کو دھوکے میں ڈالتا ہے۔ دعا بھی ایک مجاہدہ اور محنت ہے۔ انسان بھی اپنے مختلف اعضاء کے ذریعے سے اپنے اندر ایک جماعت کا حکم رکھتا ہے۔ آنکھ۔ ناک۔ کان۔ منہ۔ اعضائے خاص ان سب کے درست رہنے سے انسان درست رہتا ہے۔ اگر ایک فرد ان میں سے گمراہی پر ہے۔ تو سب کو جہنم میں لے ڈوبتا ہے۔ زبان بہت سی بدیوں کی جڑھ بن جاتی ہے۔ اس کی حفاظت ضروری ہے۔ تقویٰ کی بنیاد زبان سے ہی شروع ہوتی ہے۔ زبان پر قابو پانے والا بہادر ہوتا ہے۔ زبان ہمارے بدن کی وکیل ہے۔ دل سارے اعضاء کا رئیس ہے۔ اس کو درست رکھنا ضروری ہے۔ جہاں تک ہو سکے اپنی طاقتوں سے بھی کام لو۔ اور دعا کی طرف بھی متوجہ رہو۔ دعا فطرت انسانی کا تقاضا ہے۔

نصیحت سب سے مانو

فرمایا "واعظ کے قول کی طرف دیکھو۔ اس بات کا خیال نہ کرو۔ کہ کہنے والا کون ہے۔ نکتہ چینی کرنے والے عموماً ناکام رہ جاتے ہیں۔"

لاہور میں ہمارے ایک احمدی بھائی بنام صوفی نبی بخش صاحب ریلوے کے دفتر میں ملازم تھے ان کی تنخواہ تھوڑی تھی۔ اور گھر میں خرچ کرنے والے بہت تھے۔ اس واسطے ان کو تنگی رہتی تھی۔ وہ ایک دفعہ قادیان آئے۔ تو انہوں نے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی خدمت میں اپنی مالی تنگی کا ذکر کیا۔ حضور نے انہیں ایک دعا سکھلائی۔ اور فرمایا۔ کہ یہ دعا کیا کرو۔ اللہ تعالےٰ فضل کرے گا۔ اور سب تنگیاں دور ہو جائیں گی۔ وہ دعا یہ تھی۔

"اَللّٰھُمَّ اسْتُرْ عَوْرَاتِیْ وَاٰمِنْ رَوْعَاتِیْ"

اے خدا میری پردہ پوشی فرما۔ اور میرے خوف کو امن سے بدل دے" یہ دعا صبح و شام کم از کم دس بار پڑھی جائے۔ اور اس سے پہلے اور پیچھے کم از کم تین بار درود شریف پڑھا جائے۔ صوفی صاحب کو اس کے بعد جلد ایک بہتر ملازمت حاصل ہو کر فراخی رزق کا موجب ہوگئی۔

بالآخر احباب کرام سے درخواست ہے۔ کہ میری صحت کے لیئے دعا کریں۔ اللہ تعالیٰ اپنا فضل کرے۔ آمین۔

اللھم صل علیٰ محمد و علیٰ آل محمد و علیٰ عبدک المسیح الموعود و علیٰ خلفاءہٖ و علیٰ سائر الاحمدیین۔ و آخر دعوٰنا ان الحمد للہ رب العالمین۔

قرآن مجید کی رو سے قومی ترقی کے گُر

(از مکرم سید محمود احمد صاحب ناصر پسر حضرت میر محمد اسحاق صاحب رضی)

(۱) قومی ترقی کے لئے تنظیم اور اتحاد و اتفاق کو بنیادی حیثیت حاصل ہے۔ اور کوئی قوم اسی وقت ترقی حاصل کر سکتی ہے۔ جب اس کے افراد وحدت اور تعاون بلکہ باہمی اخوت و شفقت اور محبت کے رابطہ میں منسلک ہوں۔ چنانچہ قرآن شریف کا ارشاد ہے۔ ان اللّٰہ یحبّ الذین یقاتلون فی سبیلہ صفًّا کانّھم بنیان مرصوص۔ اشدّاء علی الکفار رحماء بینھم۔ انما المومنون اخوۃ اس کی تشریح میں آنحضرت صلے اللہ علیہ و آلہٖ وسلم نے تمام مسلمانوں کو ایک بدن کے اعضاء کے طور پر قرار دیا ہے۔ اور فرمایا ہے۔ لایؤمن احدکم حتیٰ یحبّ لاخیہ ما یحبّ لنفسہٖ

(۲) امام کی مکمل اطاعت کے بغیر قوم کا بام عروج تک پہنچنا ناممکن ہے۔ قرآن شریف فرماتا ہے۔ یاایّھا الذین اٰمنوا اطیعوا اللّٰہ و اطیعوا الرسول واولی الامر منکم فان تنازعتم فی شیءٍ فردوہ الی اللّٰہ والرسول ان کنتم تومنون باللّٰہ والیوم الاٰخر۔

آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے فرمایا ہے۔ اسمعوا و اطیعوا وان استعمل علیکم عبد حبشی کان راسہٗ زبیبۃ (بخاری)

(۳) امام کے ارشادات کی پوری اطاعت کے ساتھ ساتھ قومی ترقی کے لئے یہ بھی ضروری ہے۔ کہ قوم کا ہر فرد اپنی اپنی جگہ پر قومی مسائل میں دلچسپی لے۔ اور اس کا دماغ ان مسائل کا حل تلاش کرے۔ قومی سرگرمیوں سے اسے گہرا لگاؤ ہو۔ اور وہ اپنی ذات پر بھی اس کی ذمہ داری محسوس کرے۔ اس کے لئے قرآن شریف نے یہ ارشاد فرمایا ہے۔ وامرھم شوریٰ بینھم اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کا طریق تھا۔ کہ صحابہؓ سے اجتماعی طور پر مشورہ لینے کے علاوہ گھروں میں آنے جانے والی خواتین سے بھی مشورہ فرما لیا کرتے تھے۔

(۴) کسی انتہائی مقصد اور نصب العین کا وجود قومی ترقی میں اسراع کا موجب ہوتا ہے۔ قوم کے سامنے کوئی آخری مقصد ہونا چاہیئے۔ جس کو حاصل کرنے کے لئے وہ پوری سرگرمی سے جدوجہد کرے۔ قرآن شریف نے مسلمانوں کے لئے دو مقصد پیش کئے ہیں۔ ایک قوم کی اجتماعی سرگرمیوں سے تعلق رکھتا ہے۔ اور دوسرا قوم کے افراد کی ذاتی جدوجہد سے اجتماعی مقصد یہ ہے۔ کہ اسلام کی پاک تعلیم دنیا کے گوشے گوشے میں پھیلائی جائے۔ اور انفرادی مقصد یہ ہے۔ کہ ہر مسلمان اگلے جہان میں خدا تعالےٰ کے حضور سرخرو ہو۔ ان دونوں مقاصد کے گرد قرآن شریف اور احادیث کی ساری تعلیم گھومتی ہے۔

(۵) کسی قوم میں تعظیم و تکریم کا معیار اس کے افراد کی عملی جدوجہد پر بہت گہرا اثر ڈالتا ہے۔ جس سوسائٹی میں جو چیز بھی عزت کا باعث سمجھی جائے گی۔ وہی افراد کی جدوجہد کا مقصود بنے گی۔ قرآن شریف پر عمل کرنے والی قوم کے لئے ضروری ہے۔ کہ اس میں یہ رَو چلائی جائے۔ کہ معزز وہی ہے۔ جو نیک ہے۔ دولت اور عمدہ لباس مفید چیزیں تو ہیں۔ مگر معیارِ عزت نہیں۔ معیارِ عزت اچھے اخلاق اور ایمان ہے۔ ذات پات اور خاندان کی بڑائی کو کوئی حیثیت حاصل نہیں۔ قرآن شریف کا ارشاد ہے۔ انّ اکرمکم عند اللّٰہ اتقٰکم۔ حضرت ابوہریرہؓ سے روایت ہے۔ کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے دریافت کیا گیا۔ یا رسول اللہ مَنْ اکرم الناس؟ آپؐ نے جواب میں فرمایا۔ اتقاھم۔

(۶) اس سلسلہ میں یہ امر بھی ضروری ہے۔ کہ قوم کی کلیدی آسامیوں پر افراد کی تقرری ذاتی و خاندانی اور دوسرے مفاد سے بالا ہو کر محض نیکی اور مصلحت کی بناء پر ہو۔ قومی ارتقاء میں اس امر کو اہم مقام حاصل ہے۔ قرآن شریف کا ارشاد ہے۔ انّ اللّٰہ یامرکم ان تؤدّوا الامانات الیٰ اھلھا۔ آنحضرت صلے اللہ علیہ و آلہٖ وسلم امراء کی تقرری کے بارے میں اس کا خاص خیال رکھتے تھے۔ کہ نیک۔ سمجھدار اور مناسب لوگوں کو عہدے دیئے جائیں۔ ایک امارت کی تقرری کی درخواست کے جواب میں آپ نے ارشاد فرمایا۔ انّا واللّٰہ لانولّی ھذا العمل احدًا سألہٗ او احدًا حرص علیہ۔

(۷) قومی ارتقاء میں امام کی شخصیت کو جو مقام حاصل ہے۔ اس کے پیشِ نظر ضروری ہے۔ کہ قوم کو امام کے ساتھ اطاعت ہی نہیں بلکہ ادب کا تعلق ہو۔ لیڈر اسی صورت میں کامیابی اور سہولت کے ساتھ قوم کو ترقی کی منازل کی طرف لے جا سکتا ہے۔ جب قوم میں اس کا ادب و احترام پایا جاتا ہو۔ قرآن شریف کا ارشاد ہے۔ یا ایھا الذین اٰمنوا لا تقدّموا بین یدی اللّٰہ ورسولہٖ یا ایھا الذین اٰمنوا لا ترفعوا اصواتکم فوق صوت النبیّ ولا تجھروا لہٗ بالقول کجھر بعضکم لبعضٍ۔

آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا۔ من لم یرحم صغیرنا و لم یعرف شرف کبیرنا فلیس منّا۔

(۸) ظاہر ہے کہ قربانی کے بغیر کوئی قوم ترقی نہیں کر سکتی۔ جس طرح بھٹی جلانے والا بے دریغ سوکھے پتے بھٹی میں جھونکتا چلا جاتا ہے۔ اسی طرح قوم کے جوانوں کو قربانی کی بھٹی میں بے دریغ جھونکنے سے ہی قوم بام ارتقا تک پہنچ سکتی ہے۔ مگر جس قوم میں یتیموں۔ بیواؤں۔ اور بے کسوں کی عمدہ خبرگیری اور پرورش کا انتظام ہوگا۔ اس قوم کے افراد نڈر ہو کر قربانی دے سکیں گے۔ کیونکہ انہیں اپنے پسماندگان کے متعلق ایک اطمینان ہوگا۔ پس قومی ترقی کے لئے ضروری ہے۔ کہ یتامیٰ و بیوگان کی اعلیٰ درجہ کی پرورش کا انتظام کیا جائے۔ اور اس امر پر قرآن شریف میں بار بار زبردست اصرار کیا گیا ہے۔ اور آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے اپنی امت کو نہایت زوردار الفاظ میں اس اہم امر کی طرف توجہ دلانے کے علاوہ خود اپنا نہایت شاندار عملی نمونہ ہمارے لئے قائم فرمایا ہے۔ اللّٰھم صلّ علیٰ محمد واٰلِ محمد وبارک

تپ دق کے خلاف جنگ

(اے۔ کے الیسٹبری کے قلم سے)

تپ دق کی بیماری تقریباً ہر ملک اور ہر آب و ہوا میں پائی جاتی ہے۔ برطانیہ کے غیر خود مختار علاقوں میں ملیریا اور کوڑھ کی بیماریوں پر تو آسانی سے قابو پایا جا سکتا ہے۔ لیکن تپ دق کا مرض ابھی تک ایک بڑا مسئلہ بنا ہوا ہے۔ اب اتنا ضرور کہا جا سکتا ہے۔ کہ دنیا کے بہت سے حصوں میں اس مرض پر تیزی کے ساتھ قابو پایا جا رہا ہے۔ چنانچہ اعداد و شمار سے پتہ چلتا ہے۔ کہ کوئی اکیس ملکوں میں ۱۹۳۶ء کے بعد سے تپ دق سے مرنے والوں کی تعداد میں آدھوں آدھ کی کمی ہو گئی ہے۔ ان ملکوں کی آبادی دنیا کی مجموعی آبادی کا کوئی سترہ فی صدی ہے۔

ادھر انگلستان اور ویلز میں ۱۹۵۲ء کے دوران میں اب سے سات برس پہلے کے مقابلہ میں آدھی سے بھی کم موتیں ہوئیں۔ یہ چیز بڑی ہی ہمت افزا ہے۔ اس لئے کہ ایک وقت تھا۔ جب تپ دق ایک خطرناک مرض بنا ہوا تھا اور آئے دن بیسیوں جانیں اس کی نذر ہو جاتی تھیں۔ یہ چیز ہمت افزا اس لئے بھی ہے۔ کہ اس بیماری پر شروع ہی میں قابو پانے کے نئے طریقے دریافت کر لئے گئے ہیں۔ نیز نئی اور مؤثر دوائیں بھی تیار کر لی گئی ہیں۔ ساتھ ہی اس بات کا خاص خیال رکھا جاتا ہے۔ کہ لوگ ایسی کوئی غذا خاص طور پر دودھ استعمال نہ کریں جس میں تپ دق کے جراثیم موجود ہونے کا امکان ہو۔ ویسے بھی تپ دق پر قابو پانے کے لئے یہ ضروری ہے۔ کہ اس کے لئے ابتدا ہی میں مؤثر اقدامات لئے جائیں۔ اس مقصد کے حصول میں اجتماعی ریڈیو گرافی کا طریقہ بہت فائدہ مند ثابت ہو رہا ہے۔ سینکڑوں لوگ اپنے پھیپھڑوں کی ایکسرے تصویریں منٹوں میں کھنچوا لیتے ہیں۔ ماہرین ان تصویروں کی جانچ پڑتال کر کے یہ دیکھتے ہیں۔ کہ اس سے تپ دق کی کوئی علامت تو نہیں ملتی۔ برطانیہ کے لاکھوں باشندے پہلے ہی سے اپنے پھیپھڑوں کا اسی آسان طریقہ سے معائنہ کرا چکے ہیں۔ برطانیہ بھر میں اجتماعی ریڈیو گرافی کے مراکز قائم ہیں۔ سب سے بڑی آسانی یہ ہے۔ کہ اس کے لئے وقت مقرر کرنے کی کوئی ضرورت ہی نہیں۔ ہر شخص چند منٹ کے اندر اپنے پھیپھڑوں کا معائنہ کرا سکتا ہے۔ اور جو کچھ دیر لگتی بھی ہے۔ وہ مرکز پہنچنے اور وہاں سے واپس آنے میں لگتی ہے۔ اجتماعی ریڈیو گرافی رضا کارانہ ہے لیکن بعض علاقوں میں اس مقصد کے لئے خاص کوششیں کی گئی ہیں۔

تپ دق کی روک تھام کا بہترین طریقہ یہ ہے۔ کہ ان حالات کو جن میں لوگ رہتے ہیں۔ بہتر بنایا جائے۔ لیکن حال ہی میں ویکسین کے ٹیکے کے نئے طریقے سے تپ دق کی روک تھام میں مدد مل سکتی ہے۔ اگرچہ اب تک صرف مریضوں کے بچوں اور نرسوں وغیرہ کو یہ ٹیکہ لگایا گیا ہے۔ لیکن اب اس کا تجربہ اسکولوں کے بچوں تک پر کیا جا رہا ہے۔ جو لوگ اس مرض میں مبتلا ہیں۔ ان کا جراحی اور مختلف قسم کی نئی دواؤں کی مدد سے علاج کیا جاتا ہے۔ لیکن اس مرض کے علاج کی بنیاد اب بھی یہ ہے۔ کہ مریض مکمل طور پر آرام کرے۔ اب برطانوی ہسپتالوں اور مرکزوں میں تپ دق کے مریضوں کے لئے مزید گنجائش رکھی گئی ہے۔

تپ دق پر قابو پانا جس طرح ایک مشکل مسئلہ ہے۔ اسی طرح مریض کے شفایاب نیز اس کے صحتیاب ہونے کے بعد کافی جدوجہد کی ضرورت ہے۔ اور وہ یہ کہ اسے نفسیاتی طور پر اس قابل بنایا جائے۔ کہ وہ اپنی روزی خود کما سکے۔ اور آسانی کے ساتھ زندگی بسر کر سکے۔ برطانیہ کے دیہاتوں میں ایسے مرکز کھولے گئے ہیں۔ جہاں ایسے مریضوں کو رکھا جاتا ہے۔ جنہوں نے شفا پائی ہے۔ اور یا جو شفا پانے والے ہیں۔ وہ ڈاکٹروں کی نگرانی میں دیہی کارخانوں میں چند گھنٹوں کے لئے ہلکا سا کام کرتے ہیں۔ علاوہ ازیں اچھی خوراک اچھا مکان۔ تازہ ہوا اور خدمت مریض کی بحالی صحت میں بڑی ممد و معاون ثابت ہوتی ہیں۔

اسلام کے جانباز سپاہی بننے کی کوشش کرو

فرمایا:۔

(۱) "یاد رکھو! یہ ضروری ہے کہ ہماری قربانیاں اسلام کے فنڈ کو اس قدر مضبوط کر دیں۔ کہ جب کسی ملک میں اسلامی لشکر بھجوانے کی ضرورت ہو۔ جب سپاہیوں کے لئے رسد اور گولہ بارود کی ضرورت ہو جب لوگوں کو پیاس بجھانے کے لئے لٹریچر بھجوانا ضروری ہو۔

(۲) "تو ہمارے پاس اس قدر سامان موجود ہو کہ ہم بغیر کسی قسم کی فکر کے اور بغیر اس کے کہ ہمارے سپاہیوں کو کسی قسم کی تشویش ہو اسلام کی تمام ضروریات کو پورا کر سکیں"۔

(۳) "پس میں جماعت کو پھر توجہ دلاتا ہوں۔ کہ دیکھو راستہ دور کا ہے۔ اور وقت تھوڑا۔ ہے تمہاری کوششیں نامکمل ہیں۔ فتح کا دن نزدیک آ رہا ہے۔ اور ہر میدان میں اسلام کے جانباز سپاہی بننے کی کوشش کرو"۔

(۴) "اگر تم میں سے ہر شخص اسلام کی فتح کے لئے اپنے خون کا آخری قطرہ تک بہا دیتا ہے۔ اگر تم میں سے ہر شخص اپنے جسم کا ذرہ ذرہ اسلام کی فتح کے لئے اس طرح اڑا دیتا ہے جس طرح روئی دھنکنے والا روئی کے ذرات ہوا میں اڑا دیتا ہے۔ تو تمہاری اس سے زیادہ خوش قسمتی اور کوئی نہیں ہو سکتی"۔ (خطبہ ۲۲ر اپریل ۱۹۴۴ء)

دفتر اول اور دفتر دوم کے مجاہد حضور کے اس ارشاد کو غور سے پڑھیں۔ اور پھر اپنے حساب کا محاسبہ کر کے دیکھیں کہ کیا حضور کی جلسہ سالانہ ۱۹۵۳ء ۲۶ر دسمبر کی افتتاحی ۲۷ر اور ۲۸ر دسمبر کی القائے الٰہی کی تقاریر سن کر وہ تحریک جدید کی قربانیوں میں شامل ہو چکے ہیں؟ اگر نہیں تو اب ان کو کس بات کا انتظار ہے۔ فوری اپنا وعدہ حضور کے پیش فرمائیں۔

(وکیل المال تحریک جدید ربوہ)

درخواست ہائے دعا

(۱) میرا عزیز بچہ عبدالکریم درد نقرس کی وجہ سے ایک ماہ سے بیمار ہے۔ احباب سے درخواست ہے۔ کہ دعا فرمائیں۔ اللہ تعالیٰ اسے کامل صحت عطا فرمائے۔ آمین۔ عبداللطیف احمدی زرگر چک ۶۱ R.B بیابانوالہ تحصیل جڑانوالہ ضلع لائل پور

(۲) میرے دو بچے سید سلطان محمود عمر ایک سال اور ثریا بیگم عمر ۷ سال اول الذکر کے ہونٹ کا اپریشن ہوا ہے آخر الذکر کے گھٹنے کی وجہ سے دائیں بازو کی ہڈی شکستہ ہو گئی ہے۔ سخت تکلیف میں ہیں احباب دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ انہیں جلد صحت عطا فرمائے آمین۔ سید نذیر احمد حبیب لائنز صدر کراچی

(۳) میری بیوی زچگی کی حالت میں ہے۔ اور سخت بیمار ہے آٹھ یوم کا لڑکا ہے احباب کرام اسکی صحت کے لئے دعا فرمائیں۔ حکیم رحیم بخش سلسلہ عالیہ دار التبلیغ لاٹھیانوالہ چک ۱۹۵ ضلع لائل پور

ولادت

(۱) اللہ تعالیٰ نے محض اپنے فضل و کرم سے خاکسار کو مورخہ ۱۸/۱۲/۵۳ بروز جمعۃ المبارک پہلا لڑکا عطا فرمایا ہے۔ جس کا نام حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ نے حنیف احمد تجویز فرمایا ہے۔ جملہ احباب کرام سے دعا کی درخواست ہے کہ مولا کریم عزیز مولود کو نیک و دیندار خادم دین اور صاحب عمر فرمائے آمین ثم آمین۔ نذیر احمد سیالکوٹی دفتر سی ایم اے لاہور چھاؤنی

(۲) الحمد للہ ۔ الحمد للہ مورخہ ۲۷ر دسمبر ۱۹۵۳ء بروز اتوار بوقت دن قریباً ایک بجے اللہ تعالیٰ نے خاکسار کے گھر اپنے فضل و کرم کے ماتحت ایک لڑکا عنایت کیا ہے۔ لہٰذا خاندان حضرت مسیح موعود علیہ السلام و بزرگان سلسلہ و قدیم دوستوں سے درخواست ہے کہ دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ مولود کو صحت۔ لمبی عمر کے ساتھ

نمبر شمار	نام سو فی صدی چندہ ادا کرنے والے احباب کے	رقم ادا کردہ
۱۶۸۸	چوہدری حیات محمد صاحب معہ اہل و عیال گنج مغل پورہ لاہور	۳۰—۰—۰
۱۶۸۹	ناصر احمد منور احمد ناصرہ بیگم ولد چوہدری نذیر احمد صاحب گنج مغل پورہ لاہور	۷—۰—۰
۱۶۹۰	اہلیہ و دختر مستری عبدالرحمٰن صاحب 〃 〃 〃	۱۰—۰—۰
۱۶۹۱	اہلیہ صاحبہ شیخ نور احمد صاحب 〃 〃 〃	۱۵—۰—۰
۱۶۹۲	اہل و عیال مستری نور محمد صاحب 〃 〃 〃	۲۵—۰—۰
۱۶۹۳	حکیم غلام احمد صاحب 〃 〃 〃	۶۲—۸—۰

(ناظر بیت المال ربوہ)

سو فیصدی چندہ حفاظت مرکز کے وعدے پورے کرنے والے احباب

جن دوستوں نے حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ کی تحریک چندہ حفاظت مرکز کے وعدے سو فیصدی پورے کر دیئے ہوئے ہیں۔ یا اب کئے ہیں ان کے اسماء گرامی درج ذیل ہیں۔ اللہ تعالیٰ قبول فرمائے اور اجر عظیم عطا فرمائے۔ جن دوستوں نے ابھی تک یہ وعدے پورے نہیں کئے وہ اب جلد ادا فرما کر خدا تعالیٰ کی بارگاہ میں سرخرو ہوں

نمبر شمار	نام سو فیصدی وعدہ پورا کرنے والے احباب کے	رقم ادا کردہ
۱۶۵۰	ملک مستری شریف احمد صاحب مصری شاہ لاہور	۴—۰—۰
۱۶۵۱	محمد لال خان صاحب بلوچ نور نگر سندھ	۴۱—۰—۰
۱۶۵۲	مکرم شریف احمد صاحب ڈگری سندھ	۳۶—۰—۰
۱۶۵۳	چوہدری محمد اسمٰعیل صاحب قلعہ صوبہ سنگھ ضلع سیالکوٹ	۱۱—۰—۰
۱۶۵۴	شیخ دوست محمد صاحب 〃 〃 〃 〃 〃	۲۵—۰—۰
۱۶۵۵	شیخ غلام رسول صاحب 〃 〃 〃 〃 〃	۵—۰—۰
۱۶۵۶	چوہدری نواب دین صاحب سابق بمبئی حال چک ۳۳ دھاروال ضلع شیخوپورہ	۱۵۰—۰—۰
۱۶۵۷	اہلیہ صاحبہ چوہدری نذیر احمد صاحب گنج مغلپورہ لاہور	۵—۰—۰
۱۶۵۸	اہلیہ صاحبہ عطاء محمد صاحب 〃 〃 〃 〃	۲—۰—۰
۱۶۵۹	نسیم احمد پسر عبدالستار صاحب 〃 〃 〃 〃	۲—۰—۰
۱۶۶۰	اہلیہ ڈاکٹر محمد رمضان صاحب 〃 〃 〃 〃	۵—۰—۰
۱۶۶۱	مختار صاحبہ بنت ڈاکٹر محمد رمضان صاحب 〃 〃	۵—۰—۰
۱۶۶۲	نسیم احمد پسر مطاہرہ اختر موہیدار میجر غلام نبی صاحب 〃	۴—۰—۰
۱۶۶۳	اہلیہ صاحبہ شیخ محمد لطیف صاحب گنج مغلپورہ 〃	۶۵—۰—۰
۱۶۶۴	چوہدری نذیر احمد صاحب 〃 〃 〃	۱۰۰—۰—۰
۱۶۶۵	حکیم غلام احمد صاحب 〃 〃 〃	۶۲—۸—۰
۱۶۶۶	میاں عطا محمد صاحب 〃 〃 〃	۳—۰—۰
۱۶۶۷	میاں رحمت علی صاحب 〃 〃 〃	۶۰—۰—۰
۱۶۶۸	عبدالحمید صاحب ولد مستری عبدالکریم صاحب 〃 〃 〃	۳—۰—۰
۱۶۶۹	بابو غلام محمد صاحب ریلوے کلرک 〃 〃 〃	۷۵—۰—۰
۱۶۷۰	رشید احمد خان صاحب 〃 〃 〃	۲۲—۸—۰
۱۶۷۱	بشیر احمد صاحب 〃 〃 〃	۳—۰—۰
۱۶۷۲	بابو مختار احمد صاحب 〃 〃 〃	۱۴—۰—۰
۱۶۷۳	ملک عبدالقدیر صاحب معہ اہلیہ صاحبہ 〃 〃 〃	۷۰—۰—۰
۱۶۷۴	دختران دین محمد صاحب 〃 〃 〃	۵—۰—۰
۱۶۷۵	مبارک احمد ابن رحمت علی صاحب 〃 〃 〃	۱۵—۰—۰
۱۶۷۶	اہلیہ صاحبہ میاں رحمت علی صاحب 〃 〃 〃	۱۰—۰—۰
۱۶۷۷	صفیہ۔ خورشید۔ ناصرہ دختران میاں رحمت علی صاحب گنج مغلپورہ لاہور	۱۰—۰—۰
۱۶۷۸	مولوی فضل دین صاحب گنج مغل پورہ لاہور	۵۰—۰—۰
۱۶۷۹	شیخ نور احمد صاحب 〃 〃 〃	۵۰—۰—۰
۱۶۸۰	اہلیہ صاحبہ میاں عبدالحکیم صاحب 〃 〃	۲۵—۰—۰
۱۶۸۱	عبدالرشید صاحب ابن میاں عبدالحکیم صاحب 〃	۱۰—۰—۰
۱۶۸۲	عبداللطیف صاحب ابن میاں عبدالحکیم صاحب 〃	۵—۰—۰
۱۶۸۳	عبدالجلیل صاحب ابن میاں عبدالحکیم صاحب 〃	۵—۰—۰
۱۶۸۴	والدہ صاحب مرحوم میاں عبدالحکیم صاحب 〃	۲۰—۰—۰
۱۶۸۵	چوہدری محمد بدرالدین صاحب 〃 〃	۸۰—۰—۰
۱۶۸۶	مولوی تاج دین صاحب 〃 〃	۳۷—۰—۰
۱۶۸۷	بشیر احمد صاحب باجوہ 〃 〃	۲۲—۸—۰

روزنامہ "زمیندار" کے عملہ کے بعض ارکان کو محکمہ اسلامیات کے فنڈ سے ادائیگیاں کی گئیں

پنجاب کی تحقیقاتی عدالت میں سابق ڈائرکٹر تعلقات عامہ میر نور احمد کا بیان

(گذشتہ سے پیوستہ)

سوال:۔ تو ہمیں سمجھ لینا چاہیے۔ کہ خیالات جو کچھ لکھ رہے تھے۔ اس وقت کی حکومت اُسے ناپسند نہیں کرتی تھی؟

ج:۔ میں جو کچھ کہنا چاہتا ہوں۔ وہ یہ ہے کہ حکومت نے مجھے ہدایات نہیں دی تھیں یہ اخبار حکومت کی نظروں میں برے نہیں تھے۔

مسٹر فضل الٰہی نے جرح جاری رکھتے ہوئے پوچھا کیا آپ نے ڈاکٹر اشتیاق حسین قریشی سے یہ نہیں کہا تھا کہ آپ تحریک کو CANALISE کر رہے ہیں اور ایک خاص ڈھب پر چلا رہے ہیں۔

میر نور احمد نے جواب دیا۔ نہیں۔ کیونکہ میں کچھ نہیں کر رہا تھا۔

س:۔ کیا آپ نے ڈاکٹر اشتیاق حسین قریشی سے گفتگو کے دوران میں CANALISE کا لفظ استعمال کیا؟

ج:۔ مجھے یاد نہیں۔

س:۔ کیا وزیر اعلیٰ نے آپ کو بتایا کہ ڈاکٹر اشتیاق حسین قریشی نے محکمہ تعلقات عامہ اور محکمہ اسلامیات کی احمدیوں کے خلاف سرگرمیوں کے بارے میں مطلع کیا ہے؟

ج:۔ نہیں۔ اس کے بعد جب میں نے وزیر اعلیٰ سے تبادلہ خیالات کیا تو میں نے احمدیوں کے خلاف تحریک کے متعلق ڈاکٹر اشتیاق حسین قریشی کے خیالات ان تک پہنچا دیئے گئے۔

س:۔ کیا وزیر اعلیٰ نے کبھی آپ کو بتایا کہ مسٹر حمید نظامی نے آپ کے محکمہ کی سرگرمیوں کے خلاف اُن کے پاس شکایت کی ہے۔

ج:۔ ہو سکتا ہے۔ انہوں نے ایسا کیا ہو لیکن احمدیوں کے خلاف تحریک کے سلسلے میں نہیں کیونکہ مسٹر حمید نظامی کو ہمارے محکمے کے متعلق بہت سی شکایات تھیں

میر نور احمد نے عدالت کو بتایا کہ بالمشافہ گفتگو کرتے وقت ڈاکٹر اشتیاق حسین قریشی نے بعض مضامین کے متعلق یہ نہیں کہا تھا کہ یہ آپ کی ایجنسی کی شائع کی ہوئی چیزیں ہیں؟

وکیل کی جرح کے جواب میں گواہ نے کہا۔ کہ مجھے یہ معلوم نہیں۔ کہ آیا ڈاکٹر اشتیاق حسین قریشی نے مضامین کے مسودات بہت سے اخبارات کے دفاتر سے اکٹھے کئے۔

س:۔ کیا آپ نے مضمون دستاویز ڈی۔ ای (۲۵۶) مطبوعہ "زمیندار" مورخہ ۲۱ جولائی دیکھا ہے جس کا عنوان تھا "میں تو ختم نبوت پر ایمان رکھنے والے ہر مسلمان کی گلی کے کتے کا بھی منہ چومنے کو تیار ہوں"

ج:۔ ہو سکتا ہے۔ کہ یہ میری دفتری کاروائی کے دوران میں میرے علم میں آیا ہو۔ لیکن یہ مجھے یاد نہیں۔

س:۔ اور آپ نے ۲۴ جولائی ۱۹۵۲ء کے "زمیندار" کے اداریہ کی اشاعت کے خلاف کیا اقدام کیا؟ کیا آپ نے وزیر اعلیٰ کو نہ بتایا۔ کہ وہ غلط طور پر تحریک سے تعاون کر رہے ہیں؟

ج:۔ مجھے یقین ہے کہ عام کاروائی کے طور پر یہ بات وزیر اعلیٰ کے علم میں لائی گئی تھی۔ کہ مسلم لیگ کونسل کی قرارداد نے دونوں پارٹیوں کی حمایت حاصل کرنے میں رکاوٹ پیدا کی ہے۔ جہاں تک پارٹیوں کا تعلق تھا۔ ایک طرف مجلس عمل تھی۔ اور دوسری طرف احمدیوں کے اخبارات۔

انہوں نے عدالت کو بتلایا۔ کہ محکمہ تعلقات عامہ کا کام وضاحت کرنا نہیں ہے۔ سیدھے سادے لفظوں میں محکمہ کا کام یہ ہے۔ کہ حکومت کو جس چیز کی نشرو اشاعت مقصود ہو۔ اس کا انتظام کرے۔

س:۔ کیا حکومت کے کاموں میں اسے سیاسی آرگن کے طور پر استعمال کیا جاتا ہے؟

ج:۔ حکومت جس قسم کی نشرو اشاعت کرانا چاہے کی جاتی ہے۔ اور بعض اوقات پبلسٹی کرتے وقت ایڈمنسٹریشن اور سیاسیات میں تخصیص کرنا محال ہو جاتا ہے۔

وکیل نے جرح کرتے ہوئے پوچھا۔ کہ سیرت النبیؐ کی تقریب پر وزیر اعلیٰ کے حکم سے مولانا عبد الحامد بدایونی کو مدعو کیا گیا تھا؟ میر نور احمد نے جواب دیا کہ دعوت نامہ ان کی منظوری پر دیا گیا ہوگا

س:۔ کیا آپ کو معلوم ہے کہ جب مولانا بدایونی کو سیرت النبیؐ کی تقریب پر مدعو کیا گیا تو وہ سرگرمی سے تحریک میں حصہ لے رہے تھے

ج:۔ ہاں دوسرے تمام ممتاز علماء کی طرح۔

س:۔ کیا آپ کو اس وقت اس امر کی خبر تھی۔ کہ مولانا بدایونی حکومت کے خلاف سرگرمیوں کی بنا پر ایک دفعہ نظر بند یا قید ہو چکے تھے؟

ج:۔ ہاں۔ ان کے اور مرکزی حکومت کے درمیان بعض امور پر اختلاف پایا جاتا تھا۔ لیکن یہ اختلافات احمدیوں کے خلاف تحریک کے علاوہ تھے۔ مگر یہ بہت پہلے کی بات ہے۔

عدالت نے گواہ سے پوچھا۔ کہ سیرت النبیؐ کی تقریب پر انہوں نے مولانا بدایونی کی تقریر کو کس حد تک پسند کیا تھا؟ گواہ نے کہا۔ کہ میں نے تقریر کو پسند کیا تھا۔ لیکن انہوں نے تقریر کے اختتام پر ختم نبوت کے مسئلہ کا حوالہ دیا تھا جس سے بعض الجھنیں پیدا ہوئیں۔

س:۔ کیا تمام تقریر احمدیوں سے متعلق نتائج کے بارے میں ایک تمہید کی حیثیت نہیں رکھتی تھی؟

ج:۔ مجھے یقین ہے۔ کہ انہوں نے اپنی تقریر میں متنازعہ مسائل کا حوالہ نہیں دیا تھا۔

س:۔ کیا آپ کو معلوم ہے کہ انہوں نے اس تقریب پر کیا کہا تھا؟

ج:۔ انہیں سیرت النبیؐ پر تقریر کرنی تھی۔ اور میں نے اس سے پیشتر شام کو ان کی توجہ اس امر کی طرف مبذول کرا دی تھی۔ کہ سرکاری اہتمام میں منعقد ہونے والے اجلاس میں انہیں کسی نزاعی امر کا حوالہ نہیں دینا چاہیئے۔

س:۔ ان کی تقریر کے اہم ترین تاثرات کیا تھے؟

ج:۔ جہاں تک مجھے یاد پڑتا ہے۔ کہ جب وہ رسول اکرمؐ کی سیرت کے مختلف پہلوؤں پر روشنی ڈال رہے تھے۔ تو آخر میں اُنہوں نے "نبوت" کے ضمن میں بعض تنازع والی باتیں کہی تھیں۔

س:۔ اُنہوں نے اپنی تقریر میں رسول اکرمؐ کی زندگی کے کسی واقعہ کا حوالہ دیا تھا؟

ج:۔ میں نہیں کہہ سکتا۔

س:۔ حافظ کفایت حسین کو کس نے مدعو کیا؟

ج:۔ حافظ کفایت حسین کو محکمہ اسلامیات کی طرف سے مدعو کیا گیا تھا۔ اور تمام پروگرام وزیر اعلیٰ کی مرضی کے مطابق ترتیب دیا گیا تھا۔

س:۔ حافظ کفایت حسین نے اپنی تقریر میں کون سی قابل ذکر بات کہی؟ ج:۔ مجھے یاد نہیں۔

س:۔ کیا انہوں نے کہا تھا۔ کہ دنیا پچاس ہزار سال قبل کی تخلیق تھی؟ ج:۔ ہاں۔

س:۔ کیا انہوں نے ختم نبوت کے متعلق بھی کچھ کہا تھا؟

ج:۔ مجھے یقین ہے۔ کہ انہوں نے ختم نبوت کا کچھ حوالہ دیا تھا۔

س:۔ کیا آپ کو ان کی تقریر کے متن کا پہلے سے علم تھا؟

ج:۔ دونوں کو رسول اکرمؐ کی سیرت پر تقریر کرنے کے لئے مدعو کیا گیا تھا

س:۔ رسول اکرمؐ کی زندگی کا کوئی ایسا واقعہ آپ کو یاد ہے جو حافظ کفایت حسین نے بیان کیا ہو؟

ج:۔ مجھے یقین ہے۔ کہ انہوں نے مختلف دلائل کے ساتھ رسول اکرمؐ کی عظمت پر روشنی ڈالی تھی۔

س:۔ اس کا سیرت سے کیا تعلق ہے؟

ج:۔ میرا خیال ہے۔ سیرت میں یہ بات شامل ہے۔ کہ نوع انسانی میں رسول اکرمؐ کا درجہ کیا ہے۔ رسول اکرمؐ کی سیرت پر تقریر کرنے والے عموماً اس نکتہ پر زور دیا کرتے ہیں

میر نور احمد نے عدالت سے کہا۔ کہ رسول اکرمؐ کی زندگی اخلاقیات کی بنیاد ہے۔

س:۔ کیا ان مقررین میں سے کسی ایک نے اسلام کے مخصوص اخلاقی اصولوں کا کوئی ذکر کیا تھا؟

ج:۔ میں اتنے عرصے کے بعد یہ بات نہیں بتلا سکتا۔

دوبارہ جرح شروع ہونے پر میر نور احمد نے مسٹر فضل الٰہی کے ایک سوال کے جواب میں بتایا۔ کہ میرا خیال ہے کہ وزیر اعلیٰ اس جلسے میں موجود تھے۔

س:۔ ان دونوں تقریروں کے ختم ہونے کے بعد ان کے متعلق انہوں نے کیا کہا تھا؟

ج:۔ ان سے اور گورنر سے گفتگو کے بعد میں نے یہ نتیجہ اخذ کیا۔ کہ میلاد النبیؐ کو سرکاری طور پر منانے کے طریقے کو آئندہ بدل دینا بہتر ہوگا۔

س:۔ مولانا عبد الحامد بدایونی کی تقریر کے بعد کیا وزیر اعلیٰ نے کہا تھا۔ کہ اس کا رخ احمدیوں کے خلاف تھا؟

ج:۔ انہوں نے اس خیال کا اظہار کیا۔ کہ حکومت کے زیر اہتمام ہونے والے جلسوں میں نزاعی نوعیت رکھنے والے اختلافات کا ذکر بڑی الجھن پیدا کر دینے کا باعث ہے۔ در حقیقت یہ وجہ تھی۔ کہ انہوں نے اور گورنر نے مجھ سے اپنی ان آراء کا اظہار کیا۔ کہ آئندہ سے عید میلاد کو سرکاری طور پر منانے کا انداز بدل دینا چاہیئے

س:۔ وزیر اعلیٰ نے اگر اس رائے کا اظہار کیا تھا تو آپ نے بعد میں لیکچروں کا انتخاب کرتے وقت عقیدہ ختم نبوت کے متعلق ان کی سرگرمیوں کو کیوں ملحوظ نہیں رکھا؟

گواہ نے کہا کہ مجھے یہ نہیں معلوم کہ سیرت النبیؐ کانفرنس کے موقع پر مولانا عبد الحامد بدایونی کے لاہور آنے سے قبل ان سے مجلس عمل کے ارکین نے لاہور آنے کی درخواست کی تھی۔ جسے انہوں نے منظور نہیں کیا تھا۔

س:۔ کیا آپ کو معلوم ہے کہ عام جلسوں میں تقریریں کرتے ہوئے خود وزیر اعلیٰ نے احمدیوں کے خلاف اپنے نظریات کا اظہار کیا تھا؟

ج:۔ ممکن ہے انہوں نے اس کا اظہار کیا ہو لیکن اس کا مجھے خاص طور پر علم نہیں ہے۔

س:۔ محکمہ تعلقات عامہ کے فنڈ سے کیا مسٹر ابراہیم علی چشتی کو کوئی رقم ادا کی گئی تھی؟

ج:۔ ملازم ہونے سے قبل انہیں ہمارے محکمہ کے لئے مضامین لکھنے پر لگایا گیا تھا۔ اور ممکن ہے۔ انہوں نے بعض مضامین "مفکر" اور "مبصر" کے قلمی ناموں سے لکھے ہوں۔

س:۔ مفکر اور مبصر کے قلمی ناموں سے مضامین لکھنے کے لئے کسی اور کو آپ کے محکمے سے کوئی رقم ادا کی گئی تھی؟

ج:۔ میں ریکارڈ دیکھے بغیر کچھ نہیں کہہ سکتا۔

س:۔ کیا آپ "زمیندار" کے عملے کے بعض ارکان کو ان کے مضامین کا کوئی معاوضہ دیتے تھے؟

ج:۔ اختر علی خاں اور مظفر احسانی کو کچھ رقم ادا کی گئی تھی۔

س:۔ کیا یہ ادائیگیاں محکمے کے خفیہ فنڈ سے کی گئی تھیں؟

ج:۔ جی نہیں۔ وہ ادائیگیاں شعبہ اسلامیات کے بجٹ کی ایک معینہ مد سے کی گئی تھیں۔

انہوں نے تسلیم کیا۔ کہ شعبہ اسلامیات سے جن لوگوں کو روپیہ ادا کیا جاتا تھا۔ ان کے سلسلے میں اسمبلی میں ایک سوال کیا گیا تھا۔

انہوں نے کہا۔ کہ حکومت نے یہ جواب دیا تھا کہ وہ ان مضامین کے لکھنے والوں اور ان کو ادا کئے جانے والے معاوضے کو ظاہر نہیں کر سکتی۔

س:۔ کیا اس سوال کا جواب آپ کے محکمے میں اور آپ کی منظوری سے تیار کیا گیا تھا؟

ج: میرے محکمے نے کوئی معلومات حاصل کی ہوں گی۔ لیکن ریکارڈ دیکھے بغیر میں نہیں بتلا سکتا کہ وہ کیا تھیں۔

الف نے ان سے دریافت کیا۔ کہ کیا انہوں نے حکومت کو یہ تجویز نہیں پیش کی تھی۔ کہ اس اطلاع کو صیغہ راز میں رکھنے کے استحقاق کا دعویٰ کیا جائے۔ میر نور احمد نے جواب دیا۔ کہ میں متعلقہ ریکارڈ دیکھے بغیر اس کا جواب نہیں دے سکتا۔

س: یہ رقوم کیوں ادا کی گئی تھیں۔ کیا آپ کے محکمے کا یہ کام تھا۔ کہ وہ صحافتی ادب کو فروغ دے؟

ج: یہ رقوم ان مضامین کے معاوضے کے طور پر دی گئی تھیں۔ جو غیر متنازعہ اسلامی موضوعات پر لکھے گئے تھے۔

وکیل کے سوال پر انہوں نے کہا۔ کہ مجھے نہیں معلوم کہ مظفر احسانی جنہیں شعبہ اسلامیات سے رقم ادا کی گئی تھی جنوری ۱۹۵۲ء سے جنوری ۱۹۵۳ء تک احمدیت کے خلاف برابر لکھتے رہے تھے۔

س: کیا آپ کو معلوم ہے کہ وہ "غریب صحافت" کے قلمی نام سے لکھتے تھے؟

ج: وہ لکھتے ہوں گے لیکن مجھے نہیں معلوم

س: کیا وہ "سخنہائے گفتنی" کے عنوان کے تحت بھی لکھتے تھے؟

ج: زمیندار میں اس عنوان کا ایک کالم بھی تھا۔ اور ممکن ہے۔ کہ مظفر احسانی اس کے لئے بعض مضامین لکھتے رہے ہوں۔

س: کیا شعبہ اسلامیات نے جنوری ۱۹۵۲ء میں مظفر احسانی کو "سخنہائے گفتنی" لکھنے پر پانسو کی رقم دی تھی؟

ج: جی نہیں۔ ممکن ہے۔ جن مضامین کا انہیں معاوضہ دیا گیا ہو۔ وہ سخنہائے گفتنی کے عنوان کے تحت شائع ہوئے ہوں۔

انہوں نے کہا مجھے معلوم ہے کہ مسٹر ابراہیم علی چشتی کو ۸۔۹ مارچ کو لاہور سے کراچی بھیجدیا تھا۔ انہوں نے کہا۔ کہ مجھے نہیں معلوم کہ انہیں کراچی کیوں بھیجدیا گیا تھا۔

س: کیا آپ کو معلوم ہے۔ کہ انہیں اس لئے کراچی بھیجدیا گیا تھا۔ کہ مارشل لا کے ذمہ دار انہیں گرفتار نہ کرلیں۔ اور وہ تمام حقائق ظاہر نہ ہو جائیں جن کی بنا پر اس وقت کی حکومت کے ماخوذ ہونے کا امکان تھا۔

ج: مجھے اسباب تو نہیں معلوم ہیں۔ لیکن ایک حقیقت ایسی ہے۔ جس کی بنا پر میں اس بات پر یقین نہیں کروں گا۔ یعنی انہیں کراچی جانے کا حکم دینے کی ہدایت مجھے ۲ یا ۵ مارچ کو ہوئی تھی۔

س: آپ نے مسٹر ابراہیم علی چشتی سے کراچی جانے کو کب کہا تھا؟

ج: ان ہدایتوں کے موصول ہونے کے فوری بعد

س: وہ روانہ کب ہوئے؟

ج: وہ تین دن بعد روانہ ہوئے۔ کیونکہ انہیں ٹرین پر سیٹ نہیں مل سکی۔ اور انہیں طیارے پر جانے کی اجازت دے دی گئی۔

س: انہیں کراچی بھیجنے کی ہدایتوں کی موصولی کا کیا کوئی ریکارڈ موجود ہے؟

ج: جی نہیں۔ لیکن ٹرین پر سیٹ حاصل کرنے کے سلسلے میں ان کی کوششوں کا ریکارڈ ممکن ہے۔ موجود ہو۔

س: مسٹر ابراہیم علی چشتی کو کراچی بھیجنے کی ہدایت آپ کو کس نے کی تھی؟

ج: چیف سیکرٹری نے۔

س: کیا انہوں نے آپ کو بتلایا تھا۔ کہ مولوی ابراہیم علی چشتی کے کراچی جانے کا مقصد کیا ہے؟

ج: اس کے سوا نہیں کہ انہیں کراچی بھیج دینا مناسب ہے۔

میر نور احمد نے عدالت کے ایک سوال کا جواب دیتے ہوئے کہا۔ کہ چیف سیکرٹری نے کہا تھا۔ کہ انہیں لاہور سے باہر بھیجدینا مناسب ہے اور بہتر یہ ہے۔ کہ انہیں کراچی بھیجدیا جائے۔ انہوں نے کہا مجھے یہ نہیں بتلانا چاہیئے کہ انہیں اس لئے باہر بھیجا جا رہا ہے مجھے ان سے یہ کہنا تھا۔ کہ مرکزی حکومت کو ان کی خدمات کی ضرورت ہے

جرح دوبارہ شروع ہونے پر میر نور احمد نے کہا۔ کہ یہ درست نہیں ہے کہ میں نے زمیندار کے عبدالرحیم شبلی اور اشرف عطا کو بلا کر ان سے کہا تھا۔ کہ اس نزاع کے بارے میں حکومت زمیندار کی پالیسی کو پسندیدگی کی نظر سے دیکھتی ہے۔

س: کیا مولانا داؤد غزنوی نے آپ سے واضح طور پر کہا تھا۔ کہ شعبہ اسلامیات کا روپیہ شدید طور پر بےجا استعمال کیا جا رہا ہے؟

ج: انہوں نے شعبے کے کام پر بے اطمینانی کا اظہار ضرور کیا تھا خاص طور پر اس لئے کہ ان کا خیال تھا۔ کہ مشاورتی بورڈ کے اراکین مشورہ دینے کی اہلیت نہیں رکھتے تھے۔

س: کیا آپ نے بادامی باغ میں احرار سے کوئی تحریری اقرار نامہ حاصل کیا تھا؟

ج: جی نہیں۔ میں نے انہیں صرف یہ رائے دی تھی۔ کہ انہیں ایک بیان جاری کرنا چاہیئے۔

س: کیا اس بیان کو جاری کرنے سے پہلے آپ کو اس کا مفہوم بتلا دیا گیا تھا؟

ج: مفہوم پر بادامی باغ کے جلسے میں صرف بحث کی گئی تھی۔ اور میں نے بعد میں بیان دیکھا تھا

س: اقرار نامہ کا مسودہ تیار کرنے کے لئے کیا آپ مولوی ابراہیم علی چشتی کو اپنے ساتھ لے گئے تھے؟

ج: میں انہیں اپنے ساتھ لے گیا تھا لیکن خاص طور پر اس مقصد کے لئے نہیں۔

س: بیان جاری کرنے پر احرار کی رضامندی سے قبل کیا مولوی ابراہیم علی چشتی نے کوئی گفت و شنید کی تھی؟

ج: میرے محکمے کے کسی افسر نے ممکن ہے (وہ ابراہیم علی چشتی ہوں) احرار سے ملاقات کا وقت مقرر کرنے کے متعلق مشورہ کیا۔ اور میں مقابلے پر ان سے گفتگو کرنے کے لئے بادامی باغ گیا۔

س: اس بات کی طرف اشارہ کیا گیا ہے۔ کہ احرار نے ایک تحریری اقرار نامے پر دستخط کر دیئے گئے۔ کیا یہ درست ہے۔

ج: جی نہیں۔

انہوں نے کہا۔ کہ احرار لیڈروں نے بعد میں بیان جاری کیا تھا۔ اس سے میں مطمئن تھا۔ جو بادامی باغ میں طے پایا تھا۔

س: کیا وزیر اعلیٰ نے آپ کو احرار سے کوئی بات طے کرنے کا اختیار دیا تھا؟

ج: مجھے اختیار تھا کہ تشدد اور لاقانونی کی مذمت جس طریقے سے بھی ممکن ہو حاصل کرلوں

(نا تمام)

مولوی عبدالحامد بدایونی کی رہائی

سیکورٹی ایکٹ کے تحت ان علماء کی نظربندی غیر قانونی ہے۔ سندھ چیف کورٹ کا فیصلہ

کراچی ۷ جنوری: سندھ چیف کورٹ نے آج مولوی عبدالحامد بدایونی صدر جمعیۃ العلماء پاکستان مولوی محمد یوسف کلکتوی مولوی محمد اسحٰق مولوی محمد عثمان کی نظربندی کو غیر آئینی قرار دیتے ہوئے ان کی رہائی کا حکم صادر کر دیا چاروں حضرات کو عدالت کے فیصلے سے فوراً بعد رہا کر دیا گیا مولوی عبدالحامد بدایونی کو گذشتہ سال فروری میں ایجی ٹیشن کے سلسلے میں پاکستان سیکورٹی ایکٹ کی دفعہ ۳ کے تحت گرفتار کیا گیا تھا۔ باقی تین علماء کی گرفتاری اسی دفعہ کے تحت مارچ ۱۹۵۳ء میں عمل میں آئی تھی۔

ہند اور پاکستان کے درمیان تمام متنازعہ فیہ امور پر فوری اور پر امن سمجھوتہ ہو جائیگا

لاہور میں پاکستان کے ہائی کمشنر متعینہ ہندوستان راجہ غضنفر علی خان کا بیان

لاہور ۷ جنوری: پاکستان کے ہائی کمشنر متعینہ ہند راجہ غضنفر علی خان نے آج یہاں ایک انٹرویو میں کہا کہ انہیں یہ امید ہے۔ کہ ہند اور پاکستان کے درمیان تمام متنازعہ امور پر جن میں کشمیر بھی شامل ہے فوری اور پُر امن سمجھوتہ ہو جائے گا۔ آپ نے کہا۔ کہ ان تنازعوں کا حل اب چند ماہ کی بات ہے۔ آپ نے کہا کہ وہ دونوں ممالک کی ترقی کے لئے دوستانہ تعلقات کا قیام بہت ضروری سمجھتے ہیں جب تک یہ تنازعے رہیں گے دونوں حکومتوں کے لئے یہ بہت مشکل ہے کہ اپنے ملک کی ترقی کے لئے پلانوں کو جامہ عمل پہنا سکیں۔ موجودہ اختلافات کو ختم کرنے کا واحد ذریعہ دونوں ممالک کی حکومتوں کے درمیان براہ راست مذاکرات ہیں۔

پاکستانی ہائی کمشنر نے کہا دونوں ممالک کے لئے امن کے سوا اور کوئی چارہ کار نہیں ہے۔ کہ اس برعظیم میں دوستانہ اور پر امن ماحول پیدا کیا جائے۔ آپ نے تجویز پیش کی۔ کہ ہند اور پاکستان کے وزرائے اعظم کو بہت جلد ملکر صورت حال کا جائزہ لینا چاہیئے۔ اور کشمیر میں استصواب رائے عامہ کا انتظام کرنا چاہیئے۔ اور ناظم کو فوراً مقرر کرنا چاہیئے غرضکہ جائداد کے تنازعے کے بارہ میں راجہ غضنفر علی خان نے کہا۔ کہ اس مسئلہ کا منصفانہ حل تلاش کرنا چاہیئے آپ نے یہ امید بھی ظاہر کی۔ کہ بین الاقوامی بنک پر امن طریقہ سے نہری پانی کے تنازعہ کو حل کرے گا۔ اور دونوں حکومتیں اس فیصلہ کو قبول کریں گی۔ راجہ غضنفر علی نے راہداری کی پابندیوں کو کم کرنے پر زور دیا تاکہ دونوں ممالک کے درمیان سفر آسان ہو۔ اور آمد و رفت ہو۔ موصوف نے کہا۔ کہ وہ ہند اور پاکستان کے درمیان خیر سگالی جشنوں کا آزادانہ تبادلہ چاہتے ہیں۔ علاوہ ازیں سو دیر ہلال ... کو اجازت دی جائے کہ وہ ہمسایہ ملک میں آزادی سے آجا سکیں۔ اس سے عوام میں اشتراک عمل پیدا ہوگا۔ آپ نے کہا کہ ایسا ماحول پیدا کیا جائے کہ دونوں ممالک کے شہری یہ محسوس کر سکیں۔ کہ وہ اپنی آزادی اور خود مختاری کو قائم رکھتے ہوئے بھی بھائیوں کی طرح رہ سکتے ہیں۔ انہوں نے یہ یقین دلایا۔ کہ جس دن وہ یہ یقین کریں گے۔ کہ وہ ہند و پاک سمجھوتہ کے لئے کوئی اہم کام نہیں کر سکتے۔ وہ استعفیٰ دے کر پنجاب واپس آجائینگے اور صوبائی سیاست میں حصہ لیں گے۔ موجودہ عہدہ ان کا آخری ڈپلومیٹک عہدہ ہے۔

لندن میں پرندوں کی نمائش

لندن ذریعہ ہوائی ڈاک) معلوم ہوا ہے کہ لندن کے اولمپیا کو جہاں برطانیہ کی بڑی نمائشیں اور تجارتی میلے منعقد کئے جاتے ہیں۔ ایک بہت بڑا چڑیا خانہ بنا دیا گیا ہے۔ اور اب وہاں ۷ سے ۹ جنوری تک پرندوں کی ایک نمائش منعقد کی جا رہی ہے۔ جس میں کوئی دس ہزار پرندے نمائش کیلئے رکھے جائیں گے یہ دنیا میں اپنی قسم کی سب سے بڑی نمائش ہے ویسے برطانیہ میں اس وقت ایک ہزار انجمنیں ایسے لوگوں نے قائم کی ہوئی ہیں جنہیں پرندوں سے دلچسپی ہے۔

اگر کوریا میں جارحانہ حملے ہوئے تو امریکہ اسکے مقابلہ کے لئے تیار رہے

دوست ملکوں کو زیادہ فوجی امداد دی جائیگی۔ آئزن ہاور کا اعلان

واشنگٹن ۷ جنوری متحدہ ریاست ہائے امریکہ کے صدر جنرل آئزن ہاور نے آج شب کانگرس کو مخاطب کرتے ہوئے کہا کہ امریکہ نے کمیونسٹ حملہ آوروں کو دندان شکن جواب دینے کے لئے زبردست طاقت حاصل کر لی ہے۔ اور اس وجہ سے ہم کوریا سے اپنی فوج کے دو ڈویژن واپس بلا رہے ہیں۔ صدر آئزن ہاور نے مختصر لیکن صاف الفاظ میں کمیونسٹوں کو متنبہ کیا کہ کوریا میں از سر نو جارحانہ حملے ہوئے تو امریکہ اس کے مقابلہ کے لئے تیار رہے۔ کانگرس کے نام صدر آئزن ہاور کے پیغام میں یہ اشارہ بھی صاف طور پر پایا جاتا تھا کہ اگر کمیونسٹوں نے کوریا پر دوبارہ حملہ کیا۔ تو امریکہ ان کے خلاف ایٹمی اسلحہ استعمال کرے گا۔ انہوں نے کہا کہ مجھے اس بات کی کچھ زیادہ امید تو نہیں۔ کہ کمیونسٹ نئی حرکت کریں گے لیکن پھر بھی انہیں متنبہ کر دینا چاہتا ہوں۔ کہ کوریا سے ہماری فوج کے دو ڈویژنوں کی واپسی کسی کمزوری کی بناء پر نہیں ہے۔ آزاد قوموں کی طاقت میں اب اس قدر اضافہ ہو گیا ہے۔ کہ سرد جنگ میں پہل ان کے ہاتھ میں ہے۔ ہم مشرق بعید میں کوریا میں اپنے اہم مفادات کی حفاظت کریں گے ہم نے جمہوریہ کوریا سے باہمی حفاظت کا معاہدہ کر لیا ہے۔ اور اس سے بحر الکاہل میں ہمارے اس دفاعی نظام کو تقویت پہنچے گی۔ جو میں توثیق کی غرض سے سینیٹ میں پیش کروں گا۔ ہم جزائر کو کی ناوا میں اپنے اڈے غیر معینہ مدت تک قائم رکھیں گے۔ اور میں کانگرس سے یہ اختیار طلب کروں گا۔ کہ ہند چینی کی جنگ کو کامیابی کے ساتھ جلد ختم کرنے کے لئے مادی امداد کا سلسلہ جاری رکھا جائے۔ ہم قوم پرور حکومت چین کی فوجی اور اقتصادی امداد کا سلسلہ جاری رکھیں گے۔ صدر آئزن ہاور نے کہا۔ کہ جنوبی ایشیا کی آزاد قوموں میں اس قسم کی اہم تبدیلیاں رونما ہو رہی ہیں۔ جن سے ثابت ہوتا ہے کہ وہ جمہوری طریقوں کے ذریعہ ترقی حاصل کرنے کے قابل ہیں۔ ان آزاد ممالک کے ترقی پسند اور چین کے رجعت پسند آمرانہ طریقوں میں نمایاں فرق ہے۔ صدر آئزن ہاور نے ادارہ متحدہ اقوام کو سراہتے ہوئے کہا۔ کہ یہ وہ جگہ ہے۔ کہ جہاں آزاد قومیں دنیا میں امن و انصاف قائم رکھنے کے لئے اجتماعی قدم اٹھا سکتی ہیں۔ صدر آئزن ہاور نے کہا۔ کہ مغربی یورپ میں امریکی پالیسی کی بنیاد شمالی اوقیانوس کے معاہدے پر قائم ہے۔ اور قائم رہے گی۔ ہم اوقیانوسی نظام کے تحت فرانس اور جرمنی کی شمولیت سے ایک ایسی متحدہ یورپین کمیونٹی قائم کرنا چاہتے ہیں۔ جس کا وجود یورپ کی حفاظت اور خوشحالی کا ضامن ہوگا۔ صدر آئزن ہاور نے اپنی تقریر میں کہا۔ کہ دوست ممالک کو فوجی اور فنی امداد کا سلسلہ جاری رکھا جائے گا۔ اقتصادی امداد میں کمی کی جا سکتی ہے۔ لیکن کوریا اور بعض دیگر اہم مقامات میں صورت حال کچھ اس قسم کی ہے۔ کہ میں کانگرس سے سفارش کروں گا۔ کہ وہ ان علاقوں میں آئندہ مالی سال بھی اقتصادی امداد جاری رکھے۔ حلیف ممالک سے ہمارے تعلقات اب ایک ایسے دور میں داخل ہو گئے ہیں۔ کہ ان کے نتائج ہمارے ٹیکس دہندوں کے لئے بھی اور حلیف ممالک کے لئے بھی ثابت ہوں گے۔ ہم آزاد دنیا میں ایسا نظام تجارت قائم کرنا چاہتے ہیں۔ جو پہلے سے زیادہ آزاد ہوگا۔ آزاد دنیا تجارت پر یک طرفہ بندشیں گوارا نہیں کر سکتی۔ صدر آئزن ہاور نے کہا۔ کہ ہم اپنی جنگی طاقت کو برقرار رکھ کر اور حلیف ممالک سے اپنے تعلقات زیادہ استوار بنا کر اس قابل ہو جائیں گے۔ کہ روس سے متنازعہ مسائل پر بہتر پوزیشن میں گفتگو کر سکیں۔ اگر کوئی مفید تعمیری نتیجہ برآمد ہو سکا۔ تو ہم روس سے بخوشی بات چیت کرنے کے لئے تیار ہوں گے۔ ہم نے متحدہ اقوام کی جنرل اسمبلی میں ایٹمی طاقت کے متعلق ایک ٹھوس تجویز پیش کی ہے۔ اگر اس کے متعلق روس کا رد عمل بھی تعمیری ہو۔ تو ہمارے لئے ایک ایسے دور میں داخل ہونا ممکن ہو جائے گا۔ جو ایٹمی جنگ کے مہلک راستے سے بالکل مختلف ہوگا۔ صدر آئزن ہاور نے امریکہ کی فوجی طاقت کا ذکر کرتے ہوئے کہا۔ کہ اس طاقت سے ہمارا مقصد امریکہ کی حفاظت اور حملہ آور کے حملے کو روکنا ہے۔ ہم کسی ملک پر حملہ نہیں کریں گے۔ لیکن ہم نے اور ہمارے اتحادیوں نے حملہ آوروں کو دندان شکن جواب دینے کی زبردست طاقت حاصل کر لی ہے۔ ایٹمی ہتھیاروں کے استعمال کے متعلق مسائل کا ذکر کرتے ہوئے بتایا۔ کہ براعظم کی حفاظت کے لئے فوجی اور غیر فوجی ذرائع کو برابر مستحکم بنایا جا رہا ہے۔ موجودہ مالی سال میں ہماری کوششوں کا دائرہ کچھ توسیع پذیر ہوگا۔ اور ہم آئندہ مالی سال میں ۱۹۵۳ء سے تقریباً ایک ارب ڈالر زیادہ صرف کریں گے۔

صدر آئزن ہاور نے اعلان کیا۔ کہ دوست ملکوں کو زیادہ فوجی اور اقتصادی امداد دی جائے گی انہوں نے کہا۔ کہ مشرق وسطیٰ کے ملکوں سے ہم ہمدردی اور دوستی کا برتاؤ کریں گے۔ اور ان کے تنازعات میں غیر جانبدار رہیں گے۔ آئزن ہاور نے کمیونسٹ چین کو متنبہ کیا۔ کہ اگر اس نے مشرق بعید میں جارحانہ اقدام کیا۔ تو سرزمین چین پر انتقامی حملہ کیا جائیگا۔

کلکتہ میں ماسٹر تارا سنگھ کے خلاف مظاہرہ

کلکتہ ۷ جنوری۔ اکالی لیڈر ماسٹر تارا سنگھ آج جب یہاں ٹرین سے اترے تو ان پر سنگباری کی گئی۔ پولیس نے انہیں بچایا اور اپنی حفاظت میں ہوٹل پہونچایا۔ حال ہی میں پٹیالہ میں بھارتی وزیر اعظم پنڈت نہرو کے ساتھ اکالی سکھوں نے جو برتاؤ کیا تھا۔ اس کے جواب میں مقامی سکھ باشندوں نے تارا سنگھ پر حملہ کیا۔ آل انڈیا ریڈیو نے یہ خبر نشر کی ہے کہ ماسٹر تارا سنگھ آج صبح دہلی سے کلکتہ پہونچے۔ آج ان کے خلاف مظاہرے کئے گئے۔ اور انہیں پولیس کی حفاظت میں دو گھنٹے تک ہوڑہ ریلوے سٹیشن پر ٹھہرنا پڑا۔ سکھوں کا ایک بہت بڑا ہجوم سیاہ جھنڈیاں لئے جمع ہو گیا۔ ہجوم نے ماسٹر تارا سنگھ کے خلاف نعرے لگائے۔ اور ان پر پتھر پھینکے پولیس کو مظاہرین پر لاٹھی چارج کرنا پڑا۔ لیکن مظاہرین نے ریلوے سٹیشن سے ماسٹر تارا سنگھ کے جائے قیام تک ان کا پیچھا نہ چھوڑا۔ اور ان کے خلاف نعرے لگاتے رہے

تقریباً ..۵ سے زیادہ سکھ مظاہرین نے ماسٹر تارا سنگھ کی موٹر پر اینٹوں اور پتھروں سے حملہ کر دیا تھا۔ ماسٹر تارا سنگھ نے ایک بیان میں کہا ہے۔ یہ مظاہرے غیر سکھ عناصر اور ہندو کانگریسیوں نے کرائے ہیں اور شاید اس کا سبب یہ ہے کہ گوردوارہ فتح گڑھ صاحب میں ماسٹر تارا سنگھ کے حامیوں نے پنڈت نہرو کو تقریر کرنے نہیں دی تھی۔

نور الامین کو لیگ کا ٹکٹ مل گیا

ڈھاکہ ۷ جنوری: مشرقی بنگال مسلم لیگ کے پارلیمنٹری بورڈ نے آج مزید پندرہ امیدواروں کے نام صوبائی اسمبلی کے انتخابات کے لئے منظور کر لئے ساتھ پندرہ امیدواروں کو ملا کر بورڈ اب تک ۲۲۴ امیدواروں کو نامزد کر چکا ہے جن امیدواروں کے نام صوبائی بورڈ نے منظور کر لئے ہیں۔ ان میں وزیر اعلیٰ نور الامین کا نام بھی شامل ہے انہیں میمن سنگھ صدر کے جنوب مشرقی حلقے سے ٹکٹ دیا گیا ہے۔

قاہرہ ۷ جنوری۔ ترکی نے مصر سے مطالبہ کیا ہے۔ کہ وہ ترکی سفیر کو قاہرہ سے نکالنے پر معافی مانگے۔ ترکی نے اس سلسلہ میں مصری حکومت سے سخت احتجاج کیا ہے۔ جس پر مصر کی وزارت خارجہ غور کر رہی ہے۔ آج صبح مصری کابینہ نے بھی احتجاج پر غور کیا۔

اعلانِ نکاح

مورخہ ۱/۱ کو بعد نماز جمعہ مسجد احمدیہ چنیوٹ میں مکرم شیخ محمد احمد صاحب ایڈووکیٹ امیر جماعت احمدیہ ضلع لائلپور نے ناصرہ محمودہ صاحبہ بنت شیخ محمد یوسف صاحب سوداگر چرم لائلپور کے نکاح کا اعلان فرمایا جو شیخ حمید احمد صاحب ولد گلزار محمد صاحب مرحوم ریل بازار لائلپور سے مبلغ دو صد روپیہ مہر پر ہوا۔ خدا تعالیٰ مبارک کرے ۔ خاکسار محمد اسمٰعیل دیال گڑھی)

خود غرض علماء نے اسلام کا وقار ختم کر دیا تھا

حیدرآباد میں گورنر جنرل کی تقریر

حیدرآباد ۷ جنوری: گورنر جنرل مسٹر غلام محمد نے کہا ہے کہ پاکستان کی بنیاد اسی وقت پڑ چکی تھی جب غدر ۱۸۵۷ء کے بعد مسلمانوں کی شکست خوردگی اور ذہنی بے حسی پر قابو پانے کے لئے سر سید احمد خان کی رہنمائی میں علی گڑھ کی تحریک شروع ہوئی تھی آج سندھ کی علیگڑھ اولڈ بوائز ایسوسی ایشن نے گورنر جنرل کے اعزاز میں لنچ دیا۔ گورنر جنرل خود علی گڑھ کے اولڈ بوائے ہیں۔ انہوں نے کہا کہ سر سید احمد خان نے یہ محسوس کر لیا تھا۔ کہ اسلام کو جو صدیوں کی شخصی حکومت اور خود غرض علماء کے اثرات کی وجہ سے اپنا وقار کھو چکا ہے صرف اس طرح زندہ کیا جا سکتا ہے۔ کہ مذہب کو موجودہ علوم کے ساتھ ہم آہنگ کیا جائے۔ حقیقت یہ ہے کہ برصغیر میں سر سید احمد خان کی تحریک نے اسلام کو زندہ کیا۔ اور اسی کے نتیجہ میں مسلمانوں میں سیاسی اقتصادی اور ثقافتی بیداری پیدا ہوئی۔

پنجاب کی تحقیقاتی عدالت نے

جماعت اسلامی کی درخواست مسترد کر دی

لاہور ۷ جنوری پنجاب کے فسادات کی تحقیقات کرنے والی عدالت نے حکم دیا ہے۔ کہ مسٹر سعید ملک امیر جماعت اسلامی پنجاب کی اس درخواست پر کوئی کارروائی نہ کی جائے جس میں درخواست کی گئی تھی کہ سندھ کے وزیر تعلیم قاضی محمد اکبر اور حیدرآباد کے ایک اخبار ”کاروان“ کے منیجر اور ایڈیٹر کے خلاف توہین عدالت کے جرم میں مقدمہ چلایا جائے۔ درخواست میں بیان کیا گیا تھا۔ کہ جریدہ ”کاروان“ نے وزیر تعلیم کی ایک مبینہ تقریر رپورٹ کی تھی جس کا مطلب تھا کہ جماعت اسلامی فسادات پنجاب کی ذمہ دار ہے“ درخواست دہندہ کے وکیل چوہدری نذیر احمد کا بیان سننے کے بعد عدالت نے رائے ظاہر کی۔ کہ اس قسم کے بیانات سے نہ عدالت کو ہی اور نہ عوام کو ہی ”...“ گیا ہے۔ اس لئے فاضل ججان نے فیصلہ کیا۔ کہ اگرچہ اس میں کوئی شبہ نہیں۔ کہ اس سے اصطلاحی توہین پیدا ہوتی ہے۔ وہ اس کو نظر انداز کر دینا ہی مناسب خیال کرتے ہیں